کتاب نگری

www.kitabnargi.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

شریکِ حیات

از قلم: انزلہ معین

جمال حسن ایک عزت دار شخصیت کے مالک تھے لوگ انھیں انکی امانت داری اور ایمانداری سے جانتے تھے ملک میں ان کی بہت سی فور اسٹار ہوٹلز تھیں جنھیں وہ اپنے چھوٹے بھائی شعبان حسن کے ساتھ مل کر سنبھال رہے تھے جمال صاحب کا سب سے چھوٹا بھائی کمال حسن دبئی میں پھیلے کاروبار کو. سنبھالے ہوئے تھا اور اپنی فیمیلی کے ساتھ وہیں مقیم تھا۔

جمال صاحب کے گھر کا گارڈن ٹھنڈی ہواؤں سے لہلہا رہا تھا گھر میں موجود افراد گارڈن میں موجود ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے شعبان صاحب اپنی اکلوتی بیٹی بشری کے ہمراہ وہاں نمودار ہوئے اور سلام کرتے ہوئے اپنی کرسیاں سنبھال لی بھائی امی کہاں ہیں شعبان صاحب نے اپنی ماں کی غیر موجودگی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا دریا بیگم (جمال صاحب کی بیوی) نے شعبان صاحب کی طرف چائے بڑھاتے ہوئے کہا وہ آج سحرش کی کالج کا پہلا دن ہے اس لیے امی جان اسے جگانے گئی ہے دریا بیگم کی بات سن کر بشری فوراً بولی پھر تو دادی تھک کر آتی ہی ہوں گی کیونکہ آپ سب جانتے ہیں کہ سحرش کو جگانا کوئی عام بات نہیں ہے بشری کی بات سن کر سب نے حامی بھر لی تھوڑے ہی دیر بعد ایک ضعیف خاتون مہذب لباس سفید بال جسے جوڑے میں قید کیا گیا تھا دوپٹہ سے سر ڈھکا ہوا اور کاندھے کے آیک جانب شال آکر دریا بیگم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی اللہ رحم کرے کس قدر گدھے گھوڑے بیچ کر سوتی ہے تمہاری بیٹی جمال۔۔۔۔۔دریا پانی دو مجھے پچھلے آدھے گھنٹے سے چلا چلا

کر گلہ خشک ہو گیا ہے میرا اور کمرے کا دروازہ پیٹ پیٹ کر ہاتھ درد کرنے لگے ہیں تسنیم بیگم کی بات سبھی افراد بہت مزے لے کر سن رہے تھے دادی آپ کو اس کمبھ کرن کو اٹھانے کی صلاح کس نے دی تھی بشری کے جملے پر جمال اور دریا ہنسنے لگے بلکے شعبان صاحب نے آنکھیں دکھائیں امی آپ فکر مت کریں وہ بہت سمجھدار اور وقت کی پابند ہے آپ جانتی تو ہے ہاں بیٹا میں جانتی ہوں مگر آج اس کی کالج کا پہلا دن ہے

اسلام علیکم ....دادی میری شکایتیں لگا رہی ہیں

سہر ش مسکراتے ہوئے گارڈن میں داخل ہوئی ایک جانب بیگ لٹکائے بلیک جینز پر چھوٹا مگر بہت۔ خوبصورت گرے ٹاپ پہنے اپنے گردن تک آتے بالوں کو آگے سے سلیقے سے پن اپ کیے ہوئے اپنی بڑی بڑی کالی آنکھوں میں گہرا کاجل سجائے وہ بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی بشری نے اس کا جائزہ لیا واہ سہر ش تم نے تو آج کافی زبردست تیاری کی ہے ہاں بھئی آج کالج کا پہلا دن نئے دوست بنانے ہیں مزے کرنے ہیں۔

سہر ش ہم تمہیں وہاں پڑھنے کیلئے بھیج رہے ہیں تاکہ تمہارا مستقبل سکیور ہو سکے وہاں اپنی زبان اور حرکتوں پر قابو رکھنا جی چاچو اب میں چلتی ہو ورنہ پہلے ہی دن کہیں دیری نہ ہو جائے سہر ش جمال صاحب کے گلے لگ کر وہاں سے چلی گئ

*******************************-

ہیلو تابش بیٹا آئے ایم سو ساری آج تمہاری کالج کا پہلا دن ہے اور میں شہر سے باہر ہوں

کوئی بات نہیں مام ویسے میں......میں بڑا ہو گیا ہوں اپنی ضروریات کا خیال کر سکتا ہوں

ٹھیک ہے ناشتہ کیا۔

جی.......فی الحال تو میں کار ڈرائیو کر رہا ہو۔

ٹھیک ہے میں فون رکھتی ہوں تم سنبھال کر ڈرائیو کرو

تابش نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا اور اپنے کانوں سے ہیڈ فون نکالنے لگا کہ اچانک سامنے ایک لڑکی آ گئ

تابش نے گھبراتے ہوئے بریک لگایا مگر وہ لڑکی جب تک گر چکی تھی وہ فوراً گاڑی سے اترا

آپ......آپ ٹھیک تو ہے وہ سہرش تھی اس نے تابش کا بغور جائزہ لیا وہ انتہا کی حد تک پرکشش تھا گوری رنگت چہرے پر سکون اور لائٹ براؤن آنکھیں سہرش چند لمحہ کے لئے اس کی پرکشش پرسنالٹی میں کھو گئ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تابش نے سہرش کے ماتھے پر انگلیاں ماری۔

آؤچ.....۔ !!!!

میں کب سے پوچھ رہا ہوں آپ ٹھیک تو ہیں۔

جی میں بالکل ٹھیک ہوں دراصل میرا ابیلنس بگڑ گیا تھا وہ کیا ہے نا مجھے کالج کیلئے دیری ہو رہی ہے

وہ تو مجھے بھی ہو رہی ہے ویسے اور کتنی دیر تک اسی طرح بیچ راستے میں بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے

سہرش مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی

ویسے تم کون سی کالج جا رہے ہو۔

پاس ہی جو بزنس کالج ہے

گریٹ۔۔۔۔۔۔۔!!! مجھے بھی وہی جانا ہے دراصل میری گاڑی خراب ہو گئی ہو گی ہے کیا تم مجھے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ ٹھیک ہے چلو ویسے بھی دیری ہو رہی ہے۔

سہرش ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی اور تابش گاڑی بھگانے لگا

ویسے میرا نام سہرش جمال حسن ہے۔

کیا۔۔۔!!! تم جمال حسن جن کی شہروں میں کئی بڑی بڑی ہوٹلیں ہیں ان کی بیٹی ہو

ہاں تم میرے بابا کو جانتے ہو۔

آف کارس انھیں کون نہیں جانتا بہت ہی عزت دار شخصیت ہے۔۔۔۔۔۔ ویسے میں تابش ہوں۔۔۔۔ تابش آفندی

تابش آفندی دے گریٹ بزنس وومین عالیہ آفندی کے بیٹے ٹھیک ہے پھر ہم آج سے فرینڈز

تابش نے اپنی کار کالج کے پارکنگ میں پارک کی جب تک سحرش کالج میں انٹر کر چکی تھی اور کلاس کی تلاش میں تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرا گئی۔

تم ٹھیک ہو کہیں لگی تو نہیں۔

میں ٹھیک ہو تم ٹھیک ہو۔

ہاں......ویسے میں اس کالج میں نئی آئی ہوں اور کلاس ڈھونڈ رہی ہوں تمہیں معلوم ہے۔

سحرش نے اس لڑکی کو دیکھا سر سے پیر تک چادر میں لپٹی ہوئی ہاتھوں میں چند کتابیں لیے وہ اپنی بڑی ہیزل آنکھوں سے سحرش کو دیکھ رہی تھی۔

دراصل میرا ابھی نیا ایڈمیشن ہے اور میں بھی کلاس ڈھونڈ رہی ہوں بائے دے وے آئے ایم سحرش جمال اور تم--------

آئے ایم انشراح شہنواز۔

واؤ ناٗئس نیم ویسے تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔۔ ابھی یہ دونوں باتوں میں مگن تھے کہ اچانک تابش وہاں نمودار ہوا

سحرش مجھے کلاس مل گئی۔۔۔۔۔ چلیں۔

ہاں بالکل چلیں۔پہلے اس سے ملو یہ انشراح ہے اور انشراح یہ تابش ہے

انشراح نے تابش کی طرف دیکھکر ہلکا سا مسکرا دیا اور وہ تینوں کلاس میں چلے گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

انشراح شہنواز انتہائی سلجھی ہوئی اور سمجھدار لڑکی اس امیروں کی کالج میں اس کا ایڈمیشن اسکالرشپ کے بیسس پر ہوا تھا وہ اپنے ماما اور مامی کے ساتھ رہتی تھی اسکے ماما بصیرت صاحب سرکاری نوکری کرتے تھے انکی ایک بیٹی تانیا تھی انہوں نے کبھی بھی اپنی بیٹی اور انشراح کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا وہ انشراح کو ہمیشہ اپنی پہلی اولاد مانتے اور اسکی ہر چھوٹی بڑی خواہشات کا خیال رکھتے اور انکے اسی محبت اور خلوص کی وجہ سے انشراح کی مامی طاہرہ اس سے انتہا کی حد تک نفرت کرتی جس طرح دن بہ دن بصیرت صاحب کی فکر بڑھتی جاتی اسی طرح طاہرہ کی انشراح سے نفرت اور حسد بڑھتی جاتی وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد انشراح کو اسکے گھر بھیج دیا جائے اسکے فرض سے سبکدوش ہو جائے مگر بصیرت صاحب اسے اپنے پیروں پر کھڑا کرنا چاہتے تھے اسلیے طاہرہ کا یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔

بصیرت صاحب اپنی چھوٹی سی فیملی کے ساتھ رات کا کھانا انجوائے کر رہے تھے

بیٹا انشراح آپ کا پہلا دن کیسا رہا۔

جی ماموبہت اچھا میں نے ایک دوست بھی بنالی۔

انشراح کی بات سن کر طاہرہ نے اپنی طعنہ بازی شروع کر دی ہاں بھئی اب تو مزے ہیں تمہارے تانیا کو آگے پڑھانے کا کہا تھا مگر اس معاملے میں تو تمہارا بھلا ہو گیا۔ انشراح اپنی مامی کی کسی بھی بات کا کوئی جواب نہ دیتی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ طاہرہ بیگم سے کسی بھی موزوں پر بحث کرنا بے کار ہے

تم اچھی طرح جانتی ہو طاہرہ کہ انشراح کا داخلہ اسکالرشپ پر ہوا ہے اگر تانیا آگے پڑھنا چاہتی ہے تو اسکالرشپ کیلیے اپلاۓ کر سکتی ہے کیونکہ میں اپنی دونوں بیٹیوں کو انکے پیروں پر کھڑا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ آئیندہ اس موزوں پر کوئی بات نہیں ہو گی۔

بصیرت صاحب اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلے گئے انشراح اور تانیا ٹیبل سمیٹنے لگے انشراح کچن میں برتن دھو رہی تھی کہ اچانک طاہرہ نے انشراح کو بالوں سے پکڑ کر زور سے اپنی جانب کھیچا اور دھمکی دینے لگی تمہیں اس گھر سے نکلنے کا موقع مل گیا ہے مگر کان کھول کر میری بات سن لو اگر تم نے ایسا ویسا کچھ کیا اپنے ماں کی نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اس دن تمہیں زندہ گاڑھ دوں گی۔

تکلیف کے سبب انشراح کی خوبصورت آنکھوں میں آنسو آ گئے تکلیف صرف زیادتی کی نہیں تھی بلکے ہر وقت اپنی ماں کے بارے میں غلط بیانی سننے کی تھی طاہرہ کے جانے کے بعد نہ جانے کتنے ہی دیر وہ سنک پر جھک کر روتی رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*_ ***********************

انشراح کالج کے گراسی گروانڈ میں بیٹھی اپنی کتابوں میں مگن تھی پاس ہی سہرش بھی بیٹھی ہوئی تھی

کیا ہوا ہے آخر.... آج میرا ریڈیو کا سگنل نہیں آرہا کیا

سحر ش جانتی تھی کہ انشراح اس سے مخاطب ہے کیونکہ سحر ش کبھی بھی چپ نہیں رہتی اس کے پاس ہمیشہ کچھ نہ کچھ بولنے کیلیئے ہوتا۔

دراصل وہ ....!!!

سحر ش آج پہلی مرتبہ اتنا ہچکچا رہی تھی اس کے لہجے میں ٹھہراؤ محسوس کرتے ہوئے انشراح نے اسکی جانب دیکھا سحر ش نے بھی انشراح کی طرف دیکھا جو مکمل حجاب میں تھی اور اسکی خوبصورت ہیزل آنکھوں پر کالی فل فریم کا چشمہ تھا جسے وہ اکثر پڑھتے وقت لگایا کرتی تھی قسم خدا کی اگر میں لڑکی نہ ہوتی تو تمہیں بھگا لیجاتی مگر افسوس

یہ تم آج کیسی باتیں کر رہی ہو۔

انشراح تم واقعی میں بہت اچھی لڑکی ہو میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میری ایک بہن ہو اور آج تمہیں دیکھتی ہوں تو لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ انشراح سحر ش کی ساری باتیں بہت دھیان سے سن رہی تھی بات مکمل ہوتے ہی انشراح نے سحر ش کو گلے لگا لیا آج سے ہم بہنیں ہیں وہ بھی بہت اچھی والی۔

تابش اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ پاس ہی بیٹھا ہوا تھا اور کافی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

مگر سحر ش...... انشراح نے سحر ش کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا...... مجھے تمہارا تابش سے ملنا اچھا نہیں لگتا اس جملے پر سحر ش انشراح کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی وہ بہت اچھا ہے ہاں وہ الگ بات ہے کہ تم نے کبھی نہ اسے ٹھیک سے دیکھا نہ اس سے بات کی سحر ش کی بات سنتے ہی انشراح دوبارہ اپنی کتابوں میں مگن ہو گئ جیسے

اس نے تابش والی بات سنی ہی نہ ہو سہرش کو کبھی کبھی انشراح کا ایسا رویہ بہت عجیب لگتا اور اکثر جب بھی ان دونوں کے درمیان تابش آجاتا وہ فوراً خود کو وہاں سے الگ کر لیتی سہرش سوچتی شاید وہ ان دونوں کی دوستی کو لیکر بہت سیریس ہے اور انسیکیور فیل کرتی ہے اور اس بات کو نظر انداز کر دیتی

****

اسی طرح کالج کا ایک سال گزر گیا امتحانات کے بعد آج کالج ری اوپن ہوئی تھی انشراح لائیبریری میں بیٹھی نوٹس لکھ رہی تھی کہ اچانک تابش اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

ہائے....!! کیا کر رہی ہو۔

انشراح تابش کو دیکھ کر بہت گھبرا گئی پھر خود کو سنبھالتے ہوئے آہستہ سے جواب دیا نوٹس بنا رہی ہوں

تابش کو انشراح کی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوئی کیونکہ انشراح نے تابش کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دراصل انشراح مجھے تمہاری مدد چاہیے۔

کس معاملے میں۔ انشراح کا لہجہ سخت تھا کیونکہ وہ تابش کے اچانک آدھمکنے سے بہت ڈسٹرب ہو رہی تھی تابش خود سے مخاطب ہوا بولو یا نہ بولو یہ اکڑو تو میری طرف دیکھتی تک نہیں۔

وہ ایکچلی میں سہرش کو پسند کرتا ہوں۔

کیا ۔۔۔۔۔۔۔!!!!

انشراح کی آواز کافی تیز تھی جس کے سبب آس پاس موجود اسٹوڈنٹس انہیں دیکھنے لگے انشراح نے نظریں اٹھا کر لائبریرین کی طرف دیکھا جو انشراح کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا آوٹ!!۔۔۔۔۔

انشراح نے خاموشی سے اپنی کتابیں سمیٹی اور باہر نکل گئی تابش بھی انشراح کی پیچھے آگیا

کیا تم میری مدد کرو گی انشراح بہت تیزی سے چل رہی تھی جسکی وجہ سے تابش کو اس کے پیچھے بھاگنا پڑ رہا تھا تابش نے انشراح کا بازو پکڑ کر اسے روکا انشراح نے ایک جھٹکے میں اپنا بازو چھڑایا کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟۔

دیکھو اگر تم مزید تماشا نہیں چاہتی ایک بار میری بات سن لو پلیز انشراح مسلسل نیچے دیکھ رہی تھی جسکی وجہ سے تابش انشراح کے تاثرات سمجھ نہیں پا رہا تھا ٹھیک ہے کینٹین میں بیٹھتے ہیں اور دوبارہ اسی اسپیڈ سے کینٹین کی طرف جانے لگی تابش نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے انشراح کو جاتے ہوئے دیکھا شکر ہے یہ راضی تو ہوئی اکڑو۔۔۔۔۔!!!!اور اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے کینٹین میں پہنچا اور اسکے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا

میں سحرش کو پسند کرتا ہوں اور ۔۔۔۔۔۔

اور تم چاہتے ہو میں اسے یہ بتاؤں۔

نہیں میں ہر گز یہ نہیں چاہتا مجھے تو بس اپنے تعلق سے اسکی رائے جاننی ہے

کتنی محبت کرتے ہو سہرش سے...؟؟؟انشراح نے تابش کی آنکھوں آنکھیں ڈال کر پوچھا وہ پہلی مرتبہ تھا جب تابش نے انشراح کی آنکھیں دیکھی تھی وہ ایک سال سے اسے دیکھتا آرہا تھا مگر کبھی ان دونوں نے ایک دوسرے کو ٹھیک سے نہیں دیکھا تابش نے انشراح کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا بس محبت کرتا ہوں کتنی کرتا ہوں کب سے کرتا ہوں کیوں کرتا ہوں یہ سب معنی نہیں رکھتا محبت کرتا ہوں اتنا ہی کافی ہے۔ تابش کا جواب سنتے ہی انشراح نے اپنی نظریں نیچی کرلی ٹھیک ہے کرتی ہوں کچھ اتنا کہہ کر وہ اپنے موبائل میں وقت دیکھنے لگی میں چلتی ہو کافی دیر ہو گئی ہے انشراح نے اپنا چشمہ اتار کر بیگ میں رکھا اور جانے کیلئے کھڑی ہوئی میں تمہیں ڈراپ کر دوں؟نن......نہیں اس...........اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے اس بار انشراح کے لہجے میں موجود گھبراہٹ کو تابش نے محسوس کر لیا عجیب لڑکی ہے میں کون سا اسے کھا جاؤں گا اور اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا

****

دوسرے روز سہرش کالج آئی اور ہمیشہ کی طرح وہ بولی جارہی تھی اور انشراح مسکراتے ہوئے سن رہی تھی تمہیں معلوم میری کزن ہے بشری اسکا رشتہ آیا تھا ہائے......!!!لڑکا تو اتنا ہینڈسم تھا میں نے تو بشریٰ کو کہا پہلی فرصت میں ہاں کر دے مگر وہ ہیں نا میرے شعبان چاچو ہمارے گھر کے اکلوتے شرلک ہومز وہ جاسوسی کریں گے پھر فیصلہ ہو گا۔

توتم کالج کیوں نہیں آئی تھی تم کیا گھر کی بڑھی بوڑھی ہو انشراح نے سہرش کے سر پر کتاب مارتے ہوئے کہا یار میرا رہنا بھی تو ضروری تھا نا میرے بنا فیصلہ کیسے ہوتا سہرش نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا ہاں ہاں صحیح ہے

سہر ش دادی اماں۔ انشراح نے مسکراتے ہوئے کہا تھوڑے ہی عرصہ بعد تابش وہاں نمودار ہوا ہائے گلرز کیا ہو رہا ہے تابش نے باری باری دونوں کو دیکھا انشراح ہمیشہ کی طرح سر سے پاؤں تک اپنی کالی چادر میں تھی اور سہر ش نے بلو جینز پر بےبی پنک ٹاپ پہنا ہوا تھا بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی کچھ نہیں آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ سہر ش نے اپنے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تم لوگ بیٹھو مجھے دیری ہو رہی ہے میں چلتی ہوں انشراح نے اپنا بیگ سمیٹا اور جانے کیلیئے اٹھی سہر ش نے اسے روکنے کیلیئے اس کا ہاتھ پکڑا اسی....!!انشراح کے منہ سے بے ساختہ آواز نکلی اوہ آئے ایم ساری کیا ہوا ہے سہر ش نے انشراح کے ہاتھ سے آستین ہٹا کر دیکھی اسکی کلائی پر جلے ہوئے نشانات ابھرے ہوئے تھے انشراح یہ کیا ہے انشراح نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھیچا کچھ نہیں وہ میں کپڑے پریس کر رہی تھی تو جل گیا

دھیان دیا کرو میری پیاری بہن اتنی اچھی اسکن ہے تمہاری......خیر تمہیں کیا جلدی ہے جانے کی۔

وہ مجھے گھر کے کام بھی کرنا ہوتے ہیں اسلیئے۔

ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں سہر ش نے انشراح کو گلے لگا لیا انشراح تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی تابش اسے جاتا دیکھتا رہا اور سوچتا کہ یہ اتنی ڈری ڈری کیوں رہتی ہیں اور مجھے دیکھکر اکثر گھبرا جاتی ہے......نہیں نہیں میری غلط فہمی ہے میرے سر میں کوئی سینگھ نکلے ہیں۔

****

سہر ش اپنے گھر پہنچی گھر میں ہنگامی حالت تھے جمال صاحب کچھ مہمانوں کے ساتھ مصروف تھے شعبان صاحب ہمیشہ کی طرح باہر کے معملات سنبھالے ہوئے تھے دریا کچھ زیور نکال کر بیٹھی تھی اور تسنیم بیگم

کپڑے پسند کر رہی تھیں سہر ش دریا کے پاس جا کر بیٹھ گئی اسلام علیکم مما یہ کیا ہو رہا ہے سہر ش نے نیک لیس اٹھاتے ہوئے پوچھا بشریٰ کا رشتہ طے ہو گیا ہے بیٹا اور انہیں بہت جلدی ہے شادی کی اسلیے ڈیڑھ ماہ بعد کی تاریخ فکس ہوئی ہے کیا اتنی جلدی.....!!!!میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ اس عذاب سے مجھے چھٹکارا مل جائے گا سہر ش نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھاہوئے کہا بری بات سہر ش وہ بیچاری بن ماں کی بچی ہے اس کے بارے میں ایسا نہیں کہتے دریا نے سمجھاتے ہوئے کہا جی مما میں تو مذاق کر رہی تھی آپ جانتی ہے اس گھر میں میں ہی تو اسے سب ذیادہ مس کروں گی ویسے کہاں ہے وہ....؟؟۔

اوپر ہے اپنے کمرے میں سہر ش جانے کیلئے اٹھی تبھی اس کی نظر تسنیم بیگم پر پڑی جو گھرے سرخ رنگ کے جوڑے کو اپنے اوپر لگا کر دیکھ رہی تھی سہر ش ان کے قریب آئی اور اپنی دادی کے گلے میں بانہیں ڈالتی ہوئے بولی میری پیاری دادی دادا جان کو قبر سے اٹھانے کا ارادہ ہے آپ کا....!!!اس سے پہلے کہ تسنیم بیگم اسے مارنے کیلئے پلٹتی وہ قہقہہ لگا کر اوپر بھاگ گئی۔

****

رات کا وقت تھا تابش اور عالیہ ڈنر کر رہے تھے اور ہمیشہ کی طرح اتنے بڑے گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی تابش نے پانی کا گلاس اٹھایا اور بنا پیاس کے پورا پانی پی گیا اور اپنی ماں کی طرف دیکھا جو اپنے کھانے میں مصروف تھیں پھر آہستہ سے گلا صاف کیا اور گھبراتے ہوئے اپنی ماں کو مخاطب کیا مام .....

ہاں بیٹا بولو عالیہ اب باقاعدہ تابش کی طرف دیکھ تھی مام....وہ....وہ ایک لڑکی ہے میرے ساتھ پڑھتی ہے اسکا نا سہر ش ہے اور میں اسے بہت پسند کرتا ہوں اور یہ بات اسے بتانا چاہتا ہو اسی لیے آپ کی اجازت چاہیے

تابش نے ہمت کر کے ایک ہی سانس میں اپنی پوری بات کہہ دی عالیہ زور سے ہنس پڑی مجھے اپنے بیٹے کی پسند پر پورا اعتماد ہے اور سن کر خوشی ہو رہی ہے کہ میرے کم گو بیٹے کو کوئی تو پسند آئی ویسے اسکی فیمیلی کے بارے میں بتاؤ۔

آپ جمال حسن کو پہچانتی ہیں جن کی ہوٹل میں اکثر آپ بزنس میٹینگز کیلئے جایا کرتی ہیں۔

ہاں بہت اچھی سے وہ ایک بہت عزت دار شخصیت ہیں ہمارے ملک کے۔

انکی بیٹی ہے تابش نے مسکراتے ہوئے کہا

بہت اچھی بات ہے مگر اتنا گھبرا کیوں رہے ہو عالیہ نے تابش کا بغور جائزہ لیا مام پتا نہیں وہ مانے گی یا نہیں عالیہ ایک مرتبہ پھر سے ہنس پڑی ماشاء اللہ سے میرے بیٹے میں کوئی خامی نہیں ہے وہ کیا کوئی اور لڑکی بھی تمہیں انکار نہیں کرے گی میرے بیٹے کی پرسنالٹی ہی ایسی ہے عالیہ کی بات سن کر تابش کو انشراح کا خیال آیا جو اس سے بات کرنا تک پسند نہیں کرتی تھی دیکھنا تو دور کی بات تابش کے منہ سے بے ساختہ آواز نکلی اکڑو کہیں کی !!!!....

عالیہ حیرانی سے تابش کی طرف دیکھا کیا ہوا...؟

تابش نے نفی میں سر ہلایا کچھ نہیں !....

کھانے سے فارغ ہو کر تابش اپنے کمرے میں آیا اور بیڈ کی ایک جانب بیٹھ گیا کچھ سوچتے ہوئے موبائل ہاتھ میں لیا اور نمبر ملاتے ہوئے کان پر لگایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انشراح عشاء کی نماز ادا کر رہی تھی اور فون بار بار بجے جا رہا تھا وہ فوراً دعا کیلئے ہاتھ اٹھائی کہ ایک مرتبہ پھر فون بجنے لگا دعا کا ہاتھ منہ پر پھیرتے ہوئے وہ غصہ سے اٹھی اور فون کی اسکرین دیکھنے لگی جس پر ان نون نمبر لکھا ہوا تھا اس نے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا رات کے دس بجے تھے اس وقت تو صرف سہرش ہی کال کرتی ہے اس نے سوچتے ہوئے فون کان پر لگایا دوسری جانب سے ایک بھاری آواز سنائی دی انشراح اس آواز کو پہچانتی تھی تم........!!! تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا؟

انشراح نے اٹھکر اپنے کمرے کا دروازہ لاک کیا سہرش نے دیا ہے تم سے بات ہو سکتی ہے

صرف دو منٹ کیلئے انشراح نے سخت لہجہ میں جواب دیا۔

تابش نے فون کان سے ہٹا کر اپنے چہرے کے سامنے کیا اور اسکرین کی طرف دیکھکر سوچنے لگا اگر میری مجبوری نہ ہوتی تو تمہاری طرف دیکھتا بھی نہیں اکڑو لڑکی اور خود کو نارمل کرتے ہوئے دوبارہ فون کان پر لگاتے ہوئے کہا میں نے تم سے مدد مانگی تھی یاد ہے۔

ہاں یاد ہے۔۔

کیا سوچا تم نے پھر اور سہرش سے پوچھا

پرسوں اسکی سالگرہ ہے اسے اپنی دل کی بات بتانے کا اس سے اچھا موقع نہیں ملیگا انشراح نے دل پر پتھر رکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے مگر کیا وہ مانے گی۔

ہاں تمہیں کون منع کر سکتا ہے انشراح نے 'تمہیں' پر زیادہ زور دیا تابش نے اپنی حیرانی دور کرنے کیلیئے دوبارہ پوچھا تمہیں...... مطلب۔

اب کیا تم میرے منہ سے اپنی تعریف سننا چاہ رہے ہو...... ویسے بھی تمہارے دو منٹ ختم ہوئے اتنا کہہ کر انشراح نے فون بند کر دیا اور زور سے بیڈ پر پھینک دیا

تابش مسکراتے ہوئے فون کی طرف دیکھنے لگا تو مام صحیح کہتی ہیں اور اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر چلا گیا۔

****

انشراح تیزی سے سیڑھیوں سے اترتی ہوئی سیدھا کچن میں داخل ہوئی اور چائے گرم کر کے کپ میں ڈالنے لگی اچانک پیچھے سے آواز آئی اوہ میڈم کہاں کی تیاری ہے انشراح چونک کر پیچھے مڑی طاہرہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے انشراح کو گھور رہی تھی تمہیں کل ہی بول دیا تھا میں نے کہ آج میری کچھ سہیلیاں آرہی ہیں اور تمہیں گھر کی صفائی کرنا ہے اور کھانا بھی تیار کرنا ہے

وہ....وہ آج ایک کلاس اٹینڈ کرنی ہے ضروری ہے میں جلدی آجاؤں گی انشراح نے ڈرتے ہوئے کہا تم جاؤ گی تو جلدی واپس آؤ گی نا اور اب مجھ سے مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ یہ چادر اور بیگ کمرے میں

رکھ کر آؤ اور ہاتھ چلانا شروع کرو طاہرہ نے اپنا فیصلہ سنایا اور وہاں سے چلی گئی انشراح نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پہلے پورے گھر کی صفائی کی اور تقریباً بارہ بجے کے قریب اپنے کمرے میں داخل ہوئی ابھی وہ بیڈ پر بیٹی ہی تھی کہ طاہرہ دندناتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور ایک پرچی اسے تھما دی یہ ساری چیزیں آج تم نے لنچ میں بنانی ہیں میں اور تانیا پارلر جا رہے ہیں جب آئیں تو سب تیار ہو جانا چاہیے.......منہ میں زبان ہے۔

ج.....جی مامی ....

انشراح اپنے کاموں میں مگن تھی اور سوچ رہی تھی پتا نہیں سحرش کیا کر رہی ہو گی کیونکہ وہ تو میرے بغیر بالکل ہی بور ہو جاتی ہے پھر اسے تابش کا خیال آیا وہ سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی اچانک ڈور بیل بجی وہ دوپٹہ سر پر رکھتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگی اور دروازہ کھولا ماموں آپ...!!خیریت آج آپ جلدی آ گئے بصیرت صاحب گھر میں داخل ہوئے انشراح نے انہیں پانی لا کر دیا ہاں بیٹا وہ تمہاری مامی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی مہمان آرہے ہیں اور پھر بتایا کہ میرا دوست انور اسکی فیمیلی کیساتھ آ رہا ہے اسلیے میں ہاف ڈے کر کے آ گیا طاہرہ کہاں ہے انشراح مسکراتے ہوئے اپنے ماموں کے پاس بیٹھ گئی آپ جانتے ہیں کہ ایسے موقعوں پر مامی کہاں جاتی ہیں بصیرت صاحب نے زور سے قہقہہ لگایا اور انشراح کو اپنے گلے سے لگا لیا جانتی ہو جب تمہاری ماں نے میری اجازت کے بغیر شہنواز سے شادی کر لی تھی میں اس سے بہت ناراض ہوا تھا اس سے نفرت کرنے لگا تھا پھر ایک روز مجھے تمہاری پیدائش کی خبر ملی اور دس سال بعد وہ دونوں تمہیں لیکر میرے پاس آئے اور کہا کہ انہیں میری ضرورت ہے میں نے سارے گلے شکوے دور کر کے اپنی بہن کو معاف کر دیا اور وہ تمہیں میرے چھوڑ گئے

بصیرت صاحب نے اپنی بات مکمل کی ان لہجے میں نمی تھی مگر ماموہ وہ لوگ کہاں گئے

تمہارے باپ نے بھی اپنی فیمیلی سے بغاوت کر کے تعبیر (انشراح کی ماں) سے شادی کی تھی اس لیے وہ انہیں منانے جارہے تھے اور موسم کی خرابی کی وجہ سے تمہیں میرے پاس چھوڑ گئے مگر افسوس وہ واپس لوٹ کر نہیں آئے انشراح کی آنکھوں میں آنسو اتر آیا بصیرت صاحب نے مزید کہا..... آج میں تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ تعبیر کا انتخاب غلط نہیں تھا بصیرت صاحب نے انشراح کی پیشانی پر بوسہ لیا اور خود کے آنسو چھپاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

****

مہمان آکر جاچکے تھے انشراح رات تقریباً گیارہ بجے کے قریب اپنے کمرے میں داخل ہوئی اس کا بدن دکھ رہا تھا وہ آتے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گئی اور اسی پوزیشن میں سوگئی وہ گہری نیند میں تھی جب کوئی آواز اسکی نیند میں خلل پیدا کر رہی تھی اس نے آنکھیں کھول کر بیڈ کے پاس رکھی ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں اس کا فون فل وولیوم میں بج رہا تھا وہ اٹھکر فون کو بےزارگی سے اپنے کان پر رکھا اور بجھی ہوئی آواز سے بول۔

ہیلو....؟؟؟۔

انشراح........!!!!!اسکی بہ نسبت دوسری جانب سے آنے والی آواز بہت تیز تھی انشراح گھبرا کر اٹھ گئی اور اٹھتے ساتھ ہی پہلے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے اور فوراً کمرے کا دروازہ بند کیا

سہرش تمہیں مجھے اتنی رات میں کال نہیں کرنی چاہیے تھی ہم کل کالج میں مل کر بات کرتے انشراح گھبراتے ہوئے بولی اس کے برعکس سہرش اپنے کمرے کی بیڈ پر ٹہل ٹہل کر انشراح کی باتیں سن رہی تھی اور مسلسل مسکرا رہی تھی وہ سب تو ٹھیک ہے مگر میری ایکسائیٹمینٹ ہی ختم نہیں ہو رہی پتا ہے آج کالج میں کیا ہوا مجھے کالج کے سب سے ڈیشنگ اور ہینڈسم لڑکے نے پرپوز کیا سہرش نے آخری جملہ اتنی تیز چینخ کر کہا کہ انشراح کو اپنے کان سے فون دور کرنا پڑا اتنا چینخ کیوں رہی ہو کیا گھر میں کوئی نہیں ہے تمہارے؟

نہیں وہ میری کزن ہے نا بشریٰ اسکی شادی ہے ایک ہفتے بعد اسکی شاپنگ کرنے کیلیے دبئی گئے ہوئے ہیں میرے چھوٹے چاچو کی طرف اسی لیے تو اتنا چینخ رہی ہوں......ویسے تم نے پوچھا نہیں مجھے کس نے پرپوز کیا....؟؟۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کس نے...؟؟انشراح نے بناوٹی لہجے میں پوچھا

تابش آفندی نے.....آآآآآآآآ!!!!!.....

انشراح کو ایک مرتبہ پھر فون کو کان سے دور لیجانا پڑا سہرش پلیز سو جاؤ ہم کل ملتے ہیں نا

سہرش مسلسل اپنے بیڈ کے اوپر ٹہل رہی تھی

انشراح میڈم آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ کل سنڈے ہے اور میں اتنا لمبا انتیظار نہیں کر سکتی تھی اسی لیے اپنے پیٹ میں اٹھنے والے درد کو کم کرنے کیلیئے تمہیں ابھی کال کر لی

انشراح کو سہرش کے انداز پر ہنسی آ رہی تھی کافی دیر تک ان دونوں کی اسی موزوں پر بات ہوئی اور جب انشراح کو دوبارہ نیند نے اپنے آغوش میں لیا اس وقت صبح کے چار بج رہے تھے

****

رات دیر سونے کی وجہ سے صبح انشراح کی آنکھ دیر سے کھلی وہ فریش ہو کر نیچے آئی جب تک سب لوگ ناشتے سے فارغ ہو چکے تھے بصیرت صاحب

اپنے گھر کے چھوٹے سے صحن میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے انشراح اپنے ماموں کے پاس جا کر بیٹھ گئی اسلام علیکم ماموں۔

وعلیکم السلام اٹھ گئی میری بیٹی۔

طاہرہ بیگم ہاتھ میں چائے کا کپ لئے صحن میں آئی

اٹھ گئی مہارانی جاؤ جا کر کچن سمیٹو اور ناشتہ بھی کر لینا تم نے آج میرے ساتھ مال چلنا ہے انشراح نے حیران بھری نظروں سے طاہرہ کو دیکھا۔ مجھے.....!!؟؟۔

ہاں بھئ تمہیں طاہرہ نے بیزارگی سے کہا اور پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی جاؤ بیٹا ناشتہ کر لو

بصیرت صاحب نے انشراح کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا انشراح وہاں سے اٹھ کر چلی

تھوڑی دیر میں طاہرہ بیگم کچن میں آئی جہاں انشراح ناشتہ کرنے کے بعد برتن اٹھا رہی تھی سنو طاہرہ بالکل اسکے پیچھے کھڑی تھی جی مامی انشراح نے معصومیت سے کہا ذرا ڈھنگ کے کپڑے پہننا طاہرہ کی اس بات پر انشراح کافی حیران تھی پھر سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے دوبارہ اپنے کاموں میں مصروف ہوگئی کام سے فارغ ہو کر وہ تیار ہونے کیلیے اپنے کمرے میں چلی گئی وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی پیچ کلر کے سادے سے جوڑے میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اسکے گوری رنگت اس کلر میں چمک رہی تھی اس نے سوچا اس سے مامی دیکھ لیں وہ جا کر چینج کر لے مگر اس سے پہلے طاہرہ بیگم بے باکی سے کمرے میں داخل ہوئی چلو بھی اب کیا کر رہی ہو اس نے جھٹ سے بیڈ پر پڑے ہم رنگ دوپٹہ اٹھایا اور سلیقے سے سر پر رکھتی اپنی وہی کالی چادر سے اپنا سراپا چھپاتے ہوئے طاہرہ بیگم کے پیچھے پیچھے خاموشی سے چلنے لگی

طاہرہ بیگم کی شاپنگ عروج پر تھی انہوں نے مال کی تقریباً سبھی دوکانوں کے چکر لگا لئے تھے انشراح انکے پیچھے بہت سارے شاپر پکڑے بجھے بجھے قدموں سے چل رہی تھی کیا ناشتہ نہیں کیا تم نے جلدی جلدی قدم بڑھا یہ کہتی ہوئی وہ دوبارہ ایک دوکان میں گھس گئی اور انشراح اپنے دونوں ہاتھوں میں شاپرس برابر کرتی ہوئی تیزی سے طاہرہ کی طرف بڑھی کہ اچانک بری طرح کسی سے ٹکرا گئی اور شاپرس فرش پر بکھر گئے اور اسکے دائیں ہاتھ پر کوئی وزنی سی چیز آ کر لگی آہ....!! وہ درد سے بس اتنا ہی کہہ پائی اور اپنا ہاتھ مسلتے ہوئے شاپر اٹھانے کیلیے جھکی اوہ ساری انشراح میں.... میں اٹھا دیتا ہوں جیسے ہی یہ آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی اسنے اپنے سامنے جھکے ہوئے شخص کو دیکھا جو بہت دھیان سے ایک ایک شاپر اٹھا رہا تھا اسے دیکھتے انشراح کے جسم میں ایک خوف کی لہر دوڑ گئی اگر اسے مامی نے دیکھ لیا میرے ساتھ پتا نہیں کیا کریں گی وہ اٹھا اور انشراح کی طرف شاپر بڑھایا

انشراح نے اپنادائیں ہاتھ آگے کیا جہاں کلائی اور انگلیوں کے درمیان کا حصہ سرخ ہو گیا تھا اور انشراح کی رنگت کے سبب واضح نظر آرہا تھا جسے تابش نے بھی بہ آسانی دیکھ لیا اور آ سے شاپر دینے کی بجائے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام لیا ارے انشراح تمہیں تو چوٹ لگ گئی آئے ایم رئیلی ساری میرا فون تمہارے ہاتھ پر گر گیا اور اسکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیکر سہلانے لگا اس سے پہلے انشراح کوئی رد عمل پیش کرتی طاہرہ وہاں نمودار ہوئی اور یہ سین دیکھکر مسکراتے ہوئے بولی کیا ہو رہا ہے یہ انشراح نے بری طرح اپنا ہاتھ پیچھے کھیچا اور طاہرہ کی طرف دیکھا وہ ایسے مسکرا رہی تھی جیسے انشراح کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو ک....کچھ نہیں انشراح نے جواب دیا پھر سوالیہ نظروں سے تابش کی طرف دیکھا جسے جانتے ہوئے تابش نے اپنا جواب پیش کیا میں تابش ہوں۔انشراح کے ساتھ پڑھتا ہوں طاہرہ نے انشراح کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اوہ ساتھ پڑھتے ہو طاہرہ نے ساتھ لفظ پر کافی زور دیا تابش کو طاہرہ کا رویہ بہت عجیب لگا جس کے سبب وہ وہاں سے معزرت کر کے چلا گیا۔مال سے گھر تک کا پورا راستہ انشراح کے عجیب و غریب خیالات نے گھیر رکھا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسکی مامی کو اسے اذیت پہنچانے کا نیا ذریعہ مل گیا ہے اور وہ کوئی کسر نہیں چھوڑی گی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

****

شام کا وقت تھا بصیرت صاحب کسی کام سے گھر سے باہر گئے ہوئے تھے اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے طاہرہ انشراح کے کمرے میں داخل ہوئی اور اسے گھسیٹتے ہوئے کچن تک لے آئی مامی کیا کر رہی ہیں آپ چھوڑیں انشراح بے بسی سے بول رہی تھی جبکے طاہرہ بیگم گرم چھوری سے انشراح کے کلائی پر نشانات بنا رہی تھی یہی پکڑا تھا اس نے تمہیں......طاہرہ بیگم غصے سے بولتی ہوئی ایک مرتبہ پھر گرم چھوری اسکی نازک کلائی پر رکھ

دی جس کے سبب انشراح کی چیخوں سے پورا گھر گونجنے لگا تانیا اپنے کمرے میں ہمیشہ کی طرح موبائیل پر مصروف تھی انشراح کی آواز سنکر دوڑتی ہوئی کچن میں آئی امی ......!!!!امی آپ یہ کیا کر رہی ہیں چھوڑیں انشراح کو....... تانیا انشراح کو چھوڑانے کی کوشش کرنے لگی تانیا تم جاؤ جہاں سے تم نہیں جانتی یہ بدکردار عورت کی آوارہ لڑکی تمہارے والدین کی عزت ڈبونے میں لگی ہوئی ہے مگر کان کھول کر سن لو آج جو میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے اس بارے میں اپنے ماموکو بتایا تو تمہیں دھکے دیکر گھر سے نکال دوں گی اور کہہ دوں گی کہ اپنے کسی یار کے ساتھ فرار ہوگئی اپنی ماں کی طرح اپنا جملہ مکمل کرتے ہی طاہرہ نے انشراح کو زور سے دھکا دیا وہ فرش پر جا گری اور طاہرہ غصے کی انتہاء کو پار کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تانیا نے آگے بڑھکر انشراح کو سنبھالا اور اسکے ان چاہے وجود کو لیکر اپنے کمرے میں آگئی اور اسکی خوبصورت کلائی پر مرہم لگانے لگی انشراح تم جانتی ہو امی تمہیں نقصان پہنچانے کے بہانے ڈھونڈتی ہے تم ہر بار انہیں موقع کیوں دیتی ہو انشراح خاموش تھی اور اسکی آنکھوں سے صرف ایک لائن میں آنسو نکل رہے تھے جو اسکے گالوں کہ بھگوتے ہوئے تھوڑی تک جا رہے تھے وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ بولی دکھ اس اذیت کا نہیں ہے بلکہ ماضی کی باتوں پر طعنہ دینے کا ہے اپنی ماں کو بدکردار اور باپ کو دو کوڑی کا کہا جانے کا ہے اور ایک مرتبہ پھر انشراح نہ چاہتے ہوئے بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تانیا نے اسے گلے سے لگا لیا رو لو جتنا رونا ہے مگر آج اس احساس کو یہی دفن کر دو کیونکہ میں اور ابو جانتے ہیں کہ تمہارے والدین بہت نیک اور بہت اچھے تھے اسی لئے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا

وہ مجھے بھی بلا لیتا انشراح نے روتے ہوئے کہا

نہیں انشراح اس نے تمہیں کسی مقصد کے تحت زندگی دی ہے اپنے آپ کو کبھی بھی بیکار مت سمجھنا اپنے وجود کو کبھی بھی فضول مت سمجھنا کیا معلوم تم بھی ایک دن کسی کی زندگی بن جاؤ تانیا نے انشراح کو خود سے الگ کیا اب سو جاؤ اور زیادہ سوچو مت میں تمہارے ساتھ ہوں ہمارا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

****

یار مجھے سر سرمد کی کلاس بہت بور لگتی ہے

سہرش نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا جس پر انشراح اسے سمجھانے لگی سہرش اس سال سب سے اہم انہی کی کلاس ہے تم جانتی ہو اکاؤنٹس میں پاس ہونا کتنا ضروری ہے آج وہ تینوں کینٹین میں بیٹھے تھے ہمیشہ کی طرح تابش ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا جبکہ انشراح اکاؤنٹس کی بک میں اپنا سر کھپا رہی تھی

انشراح کی بات مکمل ہونے پر تابش سہرش سے مخاطب ہوا ٹھیک اگر تمہیں کلاس نہیں اٹینڈ کرنی تو چلو تابش نے سہرش کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی جگہ سے اٹھایا کہاں.....!!!!سہرش نے حیرانی سے پوچھا لانگ ڈرائیو پر تابش نے شوخ انداز میں کہا اور انشراح کی طرف دیکھنے لگا جو ان دونوں کو حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی اور تابش مسکرا رہا تھا کیونکہ اسے انشراح کو ستانے اور اسکی بات کو رد کرنے بہت مزہ آتا تھا اور یہ بات وہ اچھی طرح سے جانتی تھی وہ ایک ساتھ تھے صرف سہرش کی وجہ سے اور وہ دونوں ہی اس صاف دل رکھنے والی لڑکی کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے ٹھیک ہے جانا ہے تو جاؤ مگر مہربانی کر کے مجھ سے نوٹس مت مانگنا وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی اور تابش اور سہرش اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگے انشراح اپنی کلاس سے فارغ ہو کر جانے کیلئے باہر

نکلی کہ اچانک سہر ش نے اسے پیچھے سے گلے لگا لیا آئے ایم ساری میری جان اگلی مرتبہ تمہارے ساتھ کلاس اٹینڈ کروں گی پکا.......انشراح نے سہر ش کو اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا میں تم سے ناراض نہیں ہوں تمہیں بہکانے والے سے ہوں خیر تم گھر کیوں نہیں گئی کیونکہ تم دونوں کو میں دعوت دینا بھول گئی تھی دونوں.....!!!! انشراح نے حیرت سے اپنی گردن پیچھے موڑی تابش مسکراتا چہرہ لئے وہاں کھڑا تھا جیسے اسے چڑھا رہا ہو انشراح دوبارہ سہر ش کی طرف دیکھنے لگی کس چیز کی دعوت۔

ارے تمہیں بتایا تھا نا میری کزن کی شادی کا اسی کی دو دن بعد شادی ہے وہ دونوں کو باری باری ایک کارڈ تھما دیا ....اور تم دونوں آرہے ہو اور تابش اپنی مام کو لیکر آنا میں تمہیں اور انہیں اپنی فیمیلی سے ملوانا چاہتی ہوں اور تم....وہ انشراح کی طرف متوجہ ہوئی....کوئی بہانا نہیں چلے گا انشراح نے لمبی سانس لی ٹھیک ہے۔

انشراح گھر تو آگئی پھر بھی اسکا غصہ ختم نہیں ہو رہا تھا وہ نا چاہتے ہوئے بھی تابش کے چڑھانے والے انداز کو یاد کر رہی تھی اسے اپنی خوبصورتی اور جاذب نظر ہونے کا غرور ہے مگر اللہ کو غرور بالکل نہیں پسند وہ تمہیں توڑ دیگا تابش آفندی.....وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*********************.

انشراح اپنے ماموں اور مامی کے ساتھ رات کے کھانا کھا رہی تھی انشراح ہچکچاتے ہوئے بصیرت صاحب کو مخاطب کیا ماموں ....!!!

ہاں بیٹا بولو

وہ میری کالج کی دوست ہے سحرش اسکی کزن کی شادی ہے اور اس نے مجھے بھی انوائٹ کیا ہے۔

تو تم نے منع نہیں کیا طاہرہ بیگم نے غصے سے کہا

طاہرہ مجھے اسکی بات سننے دو..... کب جانا ہے بیٹا

جی وہ کل شام میں۔

ٹھیک ہے پھر تانیا تمہارے ساتھ جائے گی طاہرہ بیگم نے اپنا فیصلہ سنایا جی نہیں امی وہاں انشراح کے دوست ہوں گے میں جا کے کیا کروں گی۔ اور ابو آپ بتائیں میں اپنے دوستوں کی طرف اکیلی جایا کرتی تھی نا تو انشراح کیوں نہیں جا سکتی دیں اجازت اسے تانیا نے مسکراتے ہوئے انشراح کی طرف دیکھا

ٹھیک ہے بیٹا جاؤ مگر رات میں کیسے جاؤ گی

وہ سحرش مجھے لینے کیلئے گاڑی بھیجے گی اور وہی واپس بھی چھوڑ دیگی۔

انشراح نے آسانی سے حل بتایا طاہرہ بیگم نے طنزیہ انداز میں کہا کچھ زیادہ ہی مہربان نہیں ہے تمہاری وہ دوست انشراح جواباً ہلکا سا مسکرا دی

انشراح اور تانیا کھانے کے بعد کچن سمیٹ رہے تھے تھینک یو تانیا اگر تم نہ ہوتی تو امی مجھے کبھی جانے نہ دیتی انشراح برتن دھوتے ہوئے بولی جبکہ تانیا چائے کا پانی چڑھا رہی تھی بس اب اتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

تانیا میرے پاس تو ایسا کوئی ڈریس نہیں ہے میں کیا پہن کر جاؤں گی تانیا کچھ سوچتے ہوئے بولی ارے ہاں امی ابھی جلدی ہی میرے لئے ایک بہت خوبصورت جوڑا بنوایا ہے میں نے پہنا بھی نہیں ابھی تک تانیا کی بات سن کر انشراح ڈرتے ہوئے اسکے پاس آئی نہیں میں بالکل وہ نہیں پہنوں گی اگر امی نے دیکھ لیا تم جانتی ہو وہ کیا کریں گی میرے ساتھ انشراح کا لہجہ روہانسا تھا انہیں معلوم ہو گا تب نا اور تم بھی ان سے ذکر مت کرنا تانیا نے تسلی دی ابھی اتنی عقل ہے مجھ میں، میں شادی جیتی جاگتی جانا چاہتی ہوں نہ کہ بھٹکتی ہوئی آتما بن کر انشراح کا لہجہ میں معصومیت تھی مگر اسکا جملہ سنکر تانیا نے زور سے قہقہہ لگایا جسکی آواز طاہرہ نے سن لی یہ تم لوگوں نے کیا ہنسی مذاق لگا یار کھا ہے انشراح جاؤ جا کر اپنے ماموں کے کپڑوں پر استری کرو انشراح وہاں سے فوراً بھاگ گئی جبکہ تانیا ابھی بھی کچن میں ہی تھی طاہرہ بیگم نے ایک نظر تانیا پر ڈالی اور اسکے سامنے کھڑی ہو کر کہنے لگی....اور تم....کچھ زیادہ ہی محبت نہیں آ رہی تمہیں انشراح پر ....

امی آپ اس سے حد سے زیادہ نفرت کرتی ہیں اسی لیے اس کی طرف سے کی ہوئی ہر غلطی اور اسے کی جانے والی تھوڑی سی ہمدردی آپ کو بہت زیادہ لگتی ہے آپ پیز بدلے خود کو وہ بہت اچھی ہے

مجھے سکھانے کی ضرورت نہیں ہے چائے لیکر فوراً آؤ تمہارے بابا انتظار کر رہے ہیں تانیا نے ایک نظر اپنی ماں پر ڈالی جو کچھ سوچنے اور سمجھنے سے بھی قاصر ہو چکی تھی وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

****

انشراح آئینے کے سامنے کھڑی اپنا عکس دیکھ رہی تھی تانیا یہ ڈریس بہت حیوی ہے تمہارے پاس کوئی دوسرا نہیں ہے تانیا نے انشراح کا بغور جائزہ لیا وہ ڈارک گرین رنگ کے ٹخنوں تک آتے لانگ فراک پہنی تھی جس پر گولڈن زری سے بے حد خوبصورت کام کیا گیا تھا پیاری لگ رہی تھی تانیا نے اسے ہلکا سا میک اپ کر دیا تھا اسکے نہ کہنے پر بھی زبردستی اسکی خوبصورت ہیزل آنکھوں پر لائیز لگا دیا تھا جسے اب وہ بار بار صاف کرنے کا کہہ رہی تھی بہت اچھی لگ رہی ہو ہاں آستین تھوڑی بڑی ہیں تانیا نے اسکی ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اب چلو اس سے پہلے امی چچی کی طرف سے واپس آجائے انشراح نے کمرے کی کھڑکی کی طرف سے باہر دیکھا جہاں ایک کالی گاڑی اس کا انتیظار کر رہی تھی اس نے گولڈن نیٹ کا دوپٹہ اٹھایا اور سلیقے سے سر پر رکھتی تانیا کے ساتھ نیچے اتری اور اپنا فون کی اسکرین پر نظر ڈالی سحر ش کے تیرہ مسد کالز اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

****

مام چلیں ہم پہلے ہی لیٹ ہیں تابش گاڑی کے پاس کھڑے عالیہ کو تیسری مرتبہ آواز دی تھی آرہی ہوں بھئی اپنے بیٹے کی پسند کیلئے گفٹ نکال رہی تھی عالیہ نے تابش کی طرف دیکھکر کہا وہ سفید پٹھانی پر گولڈن جیکٹ پہنے بالوں کو سلیقے سے جمائے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا او ہو آج تو کسی نے کافی تیاری کی ہوئی ہے عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا ام ظاہر ہے تیاری کرنی بنتی ہے اب آپ بنا کسی بحث کے گاڑی میں بیٹھیں تابش ڈرئیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

تقریباً بیس منٹ کا راستہ طے کرنے کے بعد تابش اور عالیہ میرج حال پہنچے تابش سہر ش کو فون لگانے لگا تبھی اسکی نظر انشراح پڑی اس نے انشراح کو آواز دی انشراح....!!وہ چونک گئی تم... تم نے تو میری جان ہی نکال دی انشراح نے گھبراتے ہوئے کہا

اگر تم نے چشمہ نہ پہنا ہوتا نا میں تمہیں کبھی بھی پہچان نہیں پاتا اس سے پہلے انشراح کچھ الٹا سیدھا بولتی اسکی نظر عالیہ پر پڑی جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی تمہاری امی.....؟؟؟انشراح نے تابش سے پوچھا تابش نے اثباب میں سر ہلایا اسلام علیکم انشراح نے آگے بڑھکر سلام کیا وعلیکم السلام بہت اچھی لگ رہی ہو عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر تابش کا قہقہہ بلند ہوا سہر ش دوڑتی ہوئی آئی اور انشراح کو گلے لگا لیا سہر ش نے سلور شرارے پر لائٹ پنک گھٹنوں تک آتا فراک پہنا تھا جس پر سلور زری سے کام کیا گیا تھا اور ساتھ ہی سلور ڈوپٹہ جو اسکے کاندھوں پر لہرا رہا تھا اسکے کانوں میں بڑے بڑے جھمکے لٹک رہے تھے اور آج اسنے اپنے کاندھوں تک آتے بالوں پر گجرہ لگایا تھا وہ بالکل روایتی لگ رہی تھی اور یہی اسکے خوبی تھی کہ وہ ہر روپ میں بہت اچھی لگتی تھی یہ کیا تم کالج آئی ہو یا شادی میں سہر ش نے انشراح کی آنکھوں سے چشمہ اتارہ اور اسکے ہاتھ میں تھما دیا اب وہ دونوں عالیہ سے بات کرنے میں مصروف ہو گئے آئیں میں آپکو مما اور دادی سے ملواتی ہوں مما یہ تابش کی والدہ ہے میں نے بتایا تھا آپ کو ہاں بیٹا مجھے یاد ہے جاؤ اپنے بابا کو بلا کر لاؤ سہر ش دوڑتی ہوئی حال کے گیٹ پر پہنچی جہاں جمال صاحب اور شعبان صاحب مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے بابا تابش کی والدہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں سہر ش نے جمال صاحب کے کان میں سرگوشی کی جسے شعبان صاحب نے بھی سن لیا وہ تابش اور سہر ش کے اس رشتے سے بالکل ناخوش تھے جب سہر ش نے تانش کے حوالے سے گھر پر بات کی تو شعبان صاحب نے سہر ش کا کالج بند کروانے کی بات کی مگر اسکے برعکس جمال صاحب نے سہر ش کا ساتھ دیا وہ کھلے ذہن رکھنے والے شخص تھے

جمال صاحب اور عالیہ پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے اور ان دونوں کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تھا جمال صاحب اگر آپ چاہیں تو میں آج منگنی کی رسم ادا کرنا چاہتی ہوں عالیہ کی بات سن کر تابش نے مسکراتے ہوئے عالیہ کے کان میں سر گوشی کی تو یہ گفٹ تھا آپ سب سے اچھی ماں ہے آئے لو یو مام....!!عالیہ کی بات سن کر جمال صاحب بہت خوش ہوئے جی مسز آفندی بالکل اب سہرش ہمارے پاس آپ کی امانت ہے سہرش نے انشراح کے کاندھے پر اپنا منہ چھپاتے ہوئے کہا انشراح مجھے شرم آرہی ہے انشراح کو سہرش کی اس حرکت پر ہنسنا آگیا تمہیں جسے حیا چھو کے نہیں گزری اسے شرم آرہی ہے میں نہیں مانتی سہرش جھٹ سے انشراح کو خود سے الگ کیا جاؤ مت مانو تمہارے ساتھ ہو گا تب پوچھوں گی سہرش نے اتراتے ہوئے کہا اچھا چلو مجھے بشریٰ سے تو ملواؤ اب وہ سہرش بشریٰ کے پاس کھڑے تھے جو دلہن بنی اسٹیج پر بیٹھی تھی آپ انشراح ہیں بہت سنا ہے سہرش سے آپ کے بارے میں سہرش نے منہ بگاڑتے ہوئے بشریٰ کی طرف دیکھا آپ....!!! بھئی اتنی عزت ہمیں تو نہیں دی بشریٰ نے انشراح کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بیٹھالیا ارے بشریٰ یہ تو تمہارے ان کی جگہ ہے انشراح نے شرارت بھرے لہجے میں کہا سہرش انشراح کے پیچھے جا کر بیٹھ گئی اور اسکے کاندھوں پر اپنے ہاتھ لہراتے ہوئے بولی ارے جانے دو انشراح جب اسکے وہ آئیں گے نا ہم انہیں اسکی گود میں بیٹھادیں گے سہرش نے بشریٰ کو آنکھ ماری جبکے بشریٰ لال ٹماٹر کی طرح چمک رہی تھی اسکی حالت دیکھکر دونوں نے قہقہہ لگایا تابش کافی دیر سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں ایک ساتھ ہنستے ہوئے بہت پیارے لگ رہے تھے تابش نے موقع پاتے ہی اس خوبصورت منظر کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا

_********************

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

رات کے بارہ بج چکے تھے اور انشراح کو گھر جانے کیلئے گھبراہٹ ہو رہی تھی اس نے کئی مرتبہ سہرش سے کہا مگر وہ اسے اپنی منگنی تک روکنا چاہ رہی تھی جو کہ رخصتی کے بعد انجام دی جانے والی تھی انشراح کیا ہوا بیٹا عالیہ نے پوچھا جو کافی دیر سے اسکی پریشانی نوٹ کر رہی تھی آنٹی مجھے گھر جانا ہے کافی دیر ہو چکی ہے میں کبھی اتنی دیر گھر

سے باہر نہیں رہی مجھے اب گھبراہٹ ہورہی ہے انشراح اپنے دل کا حال ایک سانس میں بیان کر دیا اچھا رو کو عالیہ نے فون کر کے تابش کہ بلایا جو جمال صاحب کے مصروف تھا جی مام آپ نے بلایا۔

ہاں جاؤ انشراح کو گھر چھوڑ دو انشراح عالیہ کی بات پر چونک کر تابش کی طرف دیکھاں .... نہیں آنٹی میں .... میں چلی جاؤں گی تابش جانتا تھا وہ کبھی بھی راضی نہیں ہو گی بیٹا بہت رات ہو گئی ہے تمہارا اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے میں کہہ رہی ہوں مان لو انشراح نے گھبراتے ہوئے ایک مرتبہ پھر تابش کی طرف دیکھا کہ شاید وہ اسے چھوڑنے سے انکار کر دے مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنی ماں کی ہر بات مانتا ہے اور انکی ہر جائز اور ناجائز خواہشات پوری کرتا ہے انجام سوچے بغیر ٹھیک ہے انشراح نے اداسی سے کہا اور اٹھکر تابش کے ساتھ حال سے باہر نکلی تم رو کو میں گاڑی لیکر آتا ہوں چند ہی سیکینڈ بعد تابش گاڑی لیکر آیا اور اپنے بازو کی سیٹ کی جانب کا دروازہ کھول دیا انشراح خاموشی سے بیٹھ گئی اور اسے راستہ سمجھانے لگی آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد انشراح نے ایک گلی کے کنارے گاڑی رکوائی بس یہی روک دو آگے میں چلی جاؤں گی تابش نے راستہ دیکھا مگر انشراح اس گلی میں آسانی سے گاڑی جاسکتی ہے نہیں مگر میں یہاں سے پیدل چلی جاؤں گی انشراح گاڑی سے اترتی ہوئی جانے لگی تابش اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے آیا چلو میں بھی چلتا ہوں

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے اور دوبارہ آگے بڑھنے لگی تابش نے انشراح کا ہاتھ پکڑا میرے سر پر سینگھ نکلی ہے یا تمہیں میرے ماتھے پر تیسری آنکھ نظر آتی ہے انشراح نے تابش سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے ....

او کے ساری اب نہیں ہو گا مگر ابھی پلیز اکیلے مت جاؤ انشراح کو تابش کی بیچاری شکل پر رحم آ گیا

ٹھیک ہے مگر پیدل چلو۔

دونوں اس سنسان گلی میں چل رہے تھے ویسے مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا وہ آیڈیا دینے کیلئے

سچ کہوں تو دل پر پتھر رکھکر تمہاری مدد کی تھی مگر جب سہرش کو خوش دیکھا تو مطمئن ہو گئی

جانتا ہوں ویسے میں اتنا برا نہیں ہوں میں....چاہو تو آزما لو تابش نے انشراح کے کان میں سرگوشی کی انشراح روک گئی اور غصے سے تابش کی طرف دیکھا اگر تم مجھ سے فلرٹ کر رہے ہو تو بہت بیکار لائن تھی

تابش مسکرانے لگا چلیں !!!!....

نہیں میرا گھر آگیا ہے تابش نے انشراح کے پیچھے دیکھا سفید دو منزلہ گھر اوپر کی منزل پر بالکنی تھی جہاں بہت سارے پودیں رکھے ہوئے تھے اور کنویلو سے بنی چھت وہ ایک بہت بڑی کالونی تھی جہاں تقریباً سارے گھر ایک جیسے تھے واؤ مجھے ایسے گھر بہت پسند ہے تابش نے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم جاؤ اب......انشراح کے لہجے میں خوف تھا

یہ تمہارا چشمہ.....تم نے شاید مام کو دیا۔ تھا سنبھالنے تابش نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا اور جب انشراح چشمہ لینے لگی تو ہاتھ پیچھے کر لیا ویسے آج تم اچھی لگ رہی ہو۔

تابش پلیز تم جاؤ اس سے پہلے تمہیں کوئی دیکھ لے میرے ساتھ انشراح نے التجا کی اور تابش کے ہاتھ سے چشمہ لیکر اندر چلی گئی تابش اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہاں سے چلا گیا انشراح ڈرتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی داخلی کمرے میں لیمپ کی ہلکی پیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور اس روشنی میں بصیرت صاحب بیٹھے کسی کام میں مصروف تھے انشراح نے آتے ہی سلام کیا اسلام علیکم..... آپ ابھی تک جاگے ہیں ماموں ....

ہاں بیٹا بس کچھ کام تھا اور نیند بھی نہیں آرہی تھی اب تمہیں دیکھ لیا تو سکون سے سو جاؤں گا بصیرت صاحب نے انشراح کی پیشانی چوم لی جاؤ تم بھی آرام کر لو تھک گئی ہو گی نا انشراح نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی اب وہ فریش ہونے کے بعد تانیا کا وہ قیمتی جوڑا سلیقے سے تہہ کر رہی تھی اور اسے واپس دینے جا رہی تھی کہ اچانک فون کی اسکرین روشن ہوئی اس نے اسکرین پر نظر ڈالی تابش نے میسیج کیا ہے وہ خود سے مخاطب ہو کر فون پر مسیج چیک کرنے لگی تابش نے وہی تصویر اسے بھیجی جو اس نے لی تھی وہ تصویر دیکھکر انشراح کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو دیکھتی رہی اچانک تانیا نے اسے پیچھے سے ہلایا کہاں کھوئی ہوئی ہو کب سے دروازہ ناک کر رہی ہوں انشراح اپنے خیالوں سے باہر آئی اور تانیا کی طرف متوجہ ہوئی میں تمہارے پاس آرہی تھی تمہارا ڈریس واپس کرنا تھا اور تھینک یو بھی بولنا تھا تانیا نے انشراح کو اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھا لیا اور غصہ کرتے ہوئے کہا اب اگر تم نے ایک مرتبہ پھر مجھ سے فارمل ہونے کی کوشش کی نا تو میں آئندہ تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گی

اچھا ٹھیک ہے اب نہیں بولوں گی خوش۔

انشراح نے اپنے موبائل میں تانیا کو وہ تصویر دکھائی یہ سہرش ہے میری سہیلی۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری ہے اور تم دونوں کتنے اچھے لگ رہے ہو ساتھ میں......انشراح میں نے دیکھا جو تمہیں چھوڑنے آیا تھا وہ کون تھا تانیا کی بات سن کر انشراح نے چونک کر تانیا کی طرف دیکھا وہ....وہ تابش تھا میرے ساتھ ایم بی اے کر رہا ہے

ویسے بندہ کافی حد تک خوبرو تھا تانیا نے انشراح کی طرف دیکھکر کہا....وہ اور سہرش ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور آج انکی منگنی بھی ہو گئی ہے

کیا....واقعی واہ جوڑی تو ٹکر کی ہے خیر انکی شادی میں تم مجھے بھی لیکر چلنا تانیا اپنا ڈریس لیکر وہاں سے چلی گئی انشراح کو بیڈ پر لیٹتے ہی نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔

****

تابش آفندی اور سہرش جمال حسن کی منگنی کے قصے پورے کالج میں گھوم رہے تھے کوئی انہیں مبارکباد دیتا تو چند لڑکیاں سہرش کو جلیس ہو کر دیکھتی ان کا دوسرا سال شروع تھا مگر سہرش کا پڑھائی میں بالکل بھی دل نہیں لگتا وہ اکثر لیکچرز بنک کر دیتی تھی اور ہمیشہ تابش کے ساتھ کبھی آئسکریم کھانے کبھی لانگ ڈرائیو پر کبھی شاپنگ کرنے چلی جایا کرتی تھی ان سب کے باوجود بھی تابش کی پرفارمنس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی بلکے اسکے زیر اثر نقصان سہرش کا ہو رہا تھا اور اس بات کو انشراح نے نوٹ بھی کیا تھا اور کئی مرتبہ سہرش کو سمجھانا چاہا مگر اس نے ہر بار انشراح کی بات ٹال دی اور اسی طرح دوسرا سال آدھا گزر چکا تھا۔

انشراح کالج کے گراسی گراونڈ پر بیٹھی اپنی کتابوں میں مگن تھی اچانک ایک مردانہ آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی انشراح......!!!!وہ جانتی تھی کہ یہ آواز تابش کی ہے ہوں....!!وہ مصروفیت کے انداز میں بغیر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی جبکہ تابش اسکے بازو میں بیٹھ چکا تھا تم نے سحرش کو دیکھا ہے اب وہ اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو...؟؟؟ !!

وہ دو دن سے کالج نہیں آئی اسکا فون بند جا رہا ہے سوچا اسکے گھر چکر لگا لوں مگر اس نے منع کیا ہوا ہے اسکے شعبان چاچو کی وجہ سے خیر تمہارا اس سے رابطہ ہو تو اس سے کہنا مجھے کال کرے وہ یہ کہتا وہاں سے اٹھکر چلا گیا جبکہ انشراح کتنی ہی دیر وہیں بیٹھی اپنی خیالوں میں گم تھی۔۔

ایک مہینے سے اوپر ہو گیا تھا انشراح کا سحرش سے رابطہ ٹوٹ چکا تھا نہ وہ کالج آرہی تھی اور نہ فون کا جواب دے رہی تھی انشراح نے تابش کو نوٹ کیا تھا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ بہت خوش نظر آتا تھا اور اکثر اپنی پڑھائی کو لیکر مصروف رہتا انشراح کو لگا شاید اسکی بات ہوتی ہے سحرش سے اور اسے وجہ بھی معلوم ہو گی کالج نہ آنے کی اس سے پوچھ لو مگر انشراح کی انا نے اسے اس بات کی کبھی اجازت نہیں دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

رات کا وقت تھا اور بارش اپنے شباب پر تھی انشراح کچھ دنوں بعد ہونے والے امتحان کی تیاری میں مصروف تھی وہ اپنے کمرے کی فرش پر بیٹھی تھی اسکے آس پاس چند کتابیں پڑی ہوئی تھی اچانک اسے اپنے

فون کی وائبریشن سنائی دی اس نے کمرے کی دیوار پر ٹنگی گھڑی کی طرف دیکھا رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے اور نظر فون کی روشن اسکرین پر ڈالی جہاں سحرش کا نام جگمگا رہا تھا اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے فون کان پر لگایا

کیسی ہو میری جان۔...؟؟؟۔

انشراح میں ٹھیک نہیں ہوں سحرش کی آواز بھیگی ہوئی تھی سحرش تم رو رہی ہوں..... کیا ہوا ہے

انشراح میں..... میں بہت اذیت سے گزری ہوں میں تم سے ملنا چاہتی ہوں تمہیں گلے لگا کر بہت رونا چاہتی ہوں میں.... میں آرہی ہوں ابھی تمہارے پاس......

اس سے پہلے کہ انشراح کچھ بولتی سحرش نے فون بند کر دیا انشراح نے دوبارہ فون ملانا چاہا مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نہ آیا اسکے دل میں عجیب وغریب خیالات نے جنم لینا شروع کر دیا اب اسکا دل و دماغ میں سحرش کی باتیں گونجنے لگی اس نے اٹھکر کھڑکی کے باہر دیکھا جہاں گھن گرج کے ساتھ بارش زوروں پر تھی انشراح نے ایک مرتبہ پھر فون ملانا چاہا مگر اب فون بند جا رہا تھا اس نے اپنی کتابیں سمیٹی اور نیچے کچن میں جا کر پانی پیا اسکا سارا دھیان اپنے فون پر تھا دوبارہ کمرے میں آگئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی ایک گھنٹہ ہو چکا تھا مگر نہ سحرش آئی اور نہ ہی فون کا جواب آیا اچانک فون بجا اسنے فون کی اسکرین پر تابش کا نام دیکھکر فون بند کر دیا اور بیڈ پر پھینک دیا فون دوبارہ بجا دوسری بار بھی بند کر دیا اب بار بار بجنے لگا آخر انشراح نے تنگ آکر فون اٹھایا کیا مسئلہ ہے...؟؟؟--

میں تمہارے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں فوراً نیچے آؤ تابش نے فون بند کر دیا وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی ہوئی تیزی سے نیچے کی طرف بھاگی مگر اس سے پہلے بصیرت صاحب دروازہ کھول چکے تھے اور تابش سے کھڑے

بات کر رہے تھے انشراح انکے پاس گئی بیٹا جاؤ اپنی چادر لو اور اسکے ساتھ جاؤ تمہاری دوست کو تمہاری ضرورت ہے اپنے ماموں کی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ خاموشی سے تابش کے ساتھ چلی گئی تابش نے گاڑی ایک بڑی سی سفید بلڈنگ کے آگے روکی انشراح نے سوالیہ نظروں سے تابش کی طرف دیکھا سحرش کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اسے بہت مشکل سے گاڑی سے نکال کر یہاں لایا گیا ہے انشراح کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ دو آنسو نکل کر اسکی ہتھیلی پر گرے سنبھالو خود کو اور اندر چلو وہ ڈرتے ہوئے ہاسپٹل میں داخل ہوئی لفٹ کے ذریعہ دوسرے منزلہ پر پہنچے جہاں آپریشن تھیٹر کے باہر جمال صاحب ایک کنارے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے تھے اور شعبان صاحب انہیں تسلی دے رہے تھے جبکے دریا بیگم اکیلی بینچ پر بیٹھی سسکیاں لے رہی تھی انشراح دریا کے پاس جا کر بیٹھ گئی آنٹی سنبھالے خود کو اور دعا کریں انشراح سے دریا کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی اسکے آنکھوں سے بھی آنسو مسلسل گر رہے تھے دریا نے انشراح کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ میری اکلوتی اولاد میری کل کائنات ہے اگر اسے کچھ ہو گیا تو.... دریا بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی انشراح نے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا چند منٹوں بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلے جمال صاحب دوڑتے ہوئے ان کے پاس پہنچے کیسی ہے میری بیٹی ہمیں افسوس ہے ہم انکے بچے کو نہیں بچا پائے اور انکی پلس بھی بہت دھیرے چل رہی ہے آپ لوگ

....

ایک منٹ ڈاکٹر صاحب "بچہ....؟؟" جمال صاحب نے ڈاکٹر کی بات کاٹتے ہوئے کہا یس مسٹر جمال شی واز ٹو منتھ پریگنینٹ ڈاکٹر کی بات سن کر جمال صاحب اور شعبان صاحب کے پیروں تلے زمین نکل گئی اس سے پہلے ڈاکٹر اور کچھ کہتے آپریشن تھیٹر سے ایک نرس دوڑتی ہوئی آئی اور ڈاکٹر سے مخاطب ہوئی ڈاکٹر پیشینٹ کی ہارٹ بیٹ دھیرے دھیرے کم ہو رہی ہے ڈاکٹر دوبارہ آپریشن تھیٹر میں چلے گئے جمال صاحب نے دور کھڑے

تابش کو دیکھا اور غصے سے چلتے ہوئے اسکے پاس آئے اور اسے گریبان سے پکڑ لیا کیوں..... کیوں کیا تم نے ایسا کیوں میری بیٹی کی زندگی برباد کی بولو دریا اور انشراح بھی ڈاکٹر کی بات سن چکے تھے میں....... میں ایسا کیوں کروں گا انکل تابش کو جمال صاحب کی سوچ پر گھن آرہی تھی شعبان صاحب جو کافی دیر سے موقع کی تلاش میں خاموش تھے آج بول پڑے میں نے آپ کو پہلے ہی منع کیا تھا بھائی صاحب مگر آپ نے میری بات نہیں مانی اور اسے سحرش کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیا

یہ آپ لوگ کیا بول رہے ہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا اور دوڑ تا ہوا انشراح کے پاس گیا اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا جمال صاحب اور شعبان صاحب کے پاس لایا بولو انشراح انسے کہو میں ایسا نہیں کر سکتا میں.... میں سحرش سے محبت کرتا ہوں بتاؤ انہیں....... اس سے پہلے انشراح کچھ بولتی ڈاکٹر نے آکر جواب دے دیا میں کیا بولو...... جو حقیقت جانتی تھی وہ اب یہاں نہیں ہے مگر اس نے مجھے آخری بار فون کیا تھا اور اس پر گزرنے والی تکلیف اور اذیت کا بتایا تھا......... افسوس تابش میں نے کبھی خیالوں میں بھی ایسا نہیں سوچا تھا........ تم اس قدر گرے ہوئے انسان ہو.....؟!!! تابش کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا اس نے بے بسی میں انشراح کو پکارا انشراح........!!!!

مت لو میرا نام اپنی گندی زبان سے تم انتہائی گھٹیہ اور گرے ہوئے انسان ہو تمہیں اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کرتے وقت ذرا اپنے مذہب کا خیال نہیں آیا

اسکی تربیت ایسی نہیں ہے بیٹا کہ یہ مذہب کے بارے میں سوچے شعبان صاحب پھر بولے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلے جاؤاس سے پہلے میں تمہاری جان لیلو۔جمال صاحب کے آنکھیں شعلہ برسا رہی تھی مگر بھائی صاحب آپ اسے ایسے ہی جانے دیں گے شعبان صاحب نے کہاہاں شعبان اس کے خلاف ایکشن لیکر ہم اپنی عزت داؤ پر نہیں لگا سکتے ہماری بیٹی تو چلی گئی اب اس راز کو اسکی موت کیساتھ دفن کر دو دفع ہو جاؤ یہاں سے چلے جاؤ جمال صاحب غصے سے چینخے تابش نے ایک آخری نظر انشراح پر ڈالی جو دریا بیگم سے لگ کر رو رہی تھی اور بوجھل قدموں سے چلتا ہاسپٹل سے نکل گیا۔

****

وہ کتنی دیر سے بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا بارش تھم چکی تھی مگر تابش کے اندر جو طوفان چل رہا تھا وہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا اسے بار بار سب کے الزامات یاد آرہے تھے تم ایک گھٹیہ انسان ہو......اسکی تربیت ایسی نہیں ہے.......چلے جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں تمہاری جان لیلو.......مت لو میرا نام اپنی گندی زبان سے.......اسکی آنکھیں سرخ تھیں وہ ان آوازوں سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا سڑک کے ایک کنارے گاڑی روک کر وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کان دبانے لگا میں نے کچھ نہیں کیا......کچھ نہیں کیا میں نے.....وہ زور زور سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارنے لگا اور ایک جھٹکے سے گاڑی سے اترا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا کیا کروں میں....کیا کروں گاڑی میں پڑا اسکا فون بار بار بج رہا تھا عالیہ نے نہ جانے کتنی کالز کر چکی تھی....اپنی ماں کو کیا کہوں گا کیا بتاؤں گا نہیں....تابش اپنے اندر چلنے والے طوفان سے لڑتے ہوئے اس نے اپنی زندگی کا پہلا سگریٹ جلایا

****

عالیہ لان میں ٹہل رہی تھی اور مسلسل تابش سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ہر بار ناکام ہو جاتی چار بج کے اکیس منٹ پر چوکیدار نے گھر کا دروازہ کھولا اور تابش کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی عالیہ بھاگتے ہوئے تابش کے پاس آئی جو گاڑی سے اتر رہا تھا کیا ہوا تابش....!!عالیہ نے تابش کی حالت دیکھی جو انتہائی خراب تھی مام وہ......وہ سہرش وہ مر گئی اور اپنے پیچھے بہت گہرا راز چھوڑ گئی مام

کیا مطلب... گہرا راز.......؟؟؟؟عالیہ نے تابش کو سنبھالتے ہوئے پوچھا مام میں نے کچھ نہیں کیا۔ تابش کی آنکھیں سرخ تھیں وہ ہلکا سا گنودگی میں تھا شاید ایک کے بعد ایک سگریٹ نوشی کے سبب تھا تابش تمہیں کیا ہوا ہے تابش....!!!!؟وہ زمین پر گر گیا عالیہ کو اپنی کل کائنات فنا ہوتی نظر آنے لگی

جب اسے حوش آیا وہ اپنے کمرے میں تھا عالیہ بیڈ کے قریب رکھے صوفے پر بیٹھی لیپ ٹاپ میں مصروف تھی تابش نے ہمت کر کے اپنی ماں کو آواز دی مام.....اسکی سانس پھول رہی تھی تابش تم اٹھ گئے بیٹا عالیہ اسکے قریب آئی اور سہارا دیکر اسے بٹھایا مام پانی......عالیہ نے اسے پاس رکھا پانی کا گلاس دیا جو وہ ایک سانس میں پی گیا کیا ہوا تھا مجھے...؟؟؟؟عالیہ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور تم تین دن بعد آج حوش میں آرہے ہو......تابش خاموش رہا عالیہ نے تابش کا ہاتھ پکڑا....میں سہرش کے گھر گئی تھی عالیہ کا جملہ سنکر وہ چونکا اور عالیہ کو دیکھنے لگا....اور دریا نے مجھے ہاسپٹل میں ہونے والا واقعہ بتایا یہ سب سنکر میں جمال صاحب سے نظریں نہیں ملا پاتی اس لئے انکے گھر لوٹنے سے پہلے میں دریا کو اپنی صفائی پیش کرتی وہاں سے نکل آئی وہ لوگ ہمیشہ کیلئے دبئی جا رہے ہیں تابش نظریں جھکائے خاموشی سے عالیہ کی بات سن رہا تھا بیٹا مجھے اپنی

تربیت پر پورا اعتماد ہے اور میں جانتی ہوں تم پر کیا گزر رہی ہے تم سہر ش سے بہت محبت کرتے تھے مگر بیٹا یہ راز اسی کیساتھ دفن ہو گیا اور اب جمال حسن بھی یہاں سے جا رہے ہیں تم بھی اب اس رات کو بھول کر اپنی زندگی روٹین پر لے آؤ تمہارے لئے یہی بہتر ہے تابش نے اثبات میں سر ہلایا عالیہ نے ہلکا مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی چوم لی چلو کھانا کھاتے ہیں۔

****

وہ رات گزرے پندرہ دن سے زیادہ ہو گیا تھا مگر تابش اپنے آپ کو روٹین پر نہیں لا پا رہا تھا وہ کئی راتوں سے سویا نہیں تھا ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا اسکی حالت دن بہ دن گرتی چلی جا رہی تھی اور عالیہ کو یہی بات بہت زیادہ پریشان کر رہی تھی

وہ آج رات بھی لان میں ٹہل رہا تھا اسکے ہاتھ میں جلی ہوئی سگریٹ تھی وہ وقفے وقفے سے اس اپنے ہونٹوں سے لگاتا اور دھنواں خارج کرتا عالیہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے مسلسل تابش کو دیکھ رہی تھی اچانک تابش نے اپنے دونوں ہاتھ کان پر رکھے اسکی آنکھیں سرخ اور نم تھیں عالیہ نے تابش کی بگرتی حالت دیکھی تو دوڑتے ہوئے لان میں آئی تابش سنبھالو خود کو ....

مام میں اپنی بے گناہی کیسے ثابت کروں میں قاتل نہیں ہوں...... نہیں ہون میں قاتل۔

Tabish please....stop behaving like a little girl be a man

اس بار عالیہ کے لہجے میں خفگی تھی میں نے فیصلہ کر لیا ہے تم امریکہ جا رہے ہو عالیہ کی بات سن کر تابش نے چونک کر اسکی طرف دیکھا لیکن مام......

کوئی لیکن ویکن نہیں.....میں نے وہاں کی ایک بزنس کالج میں تمہارا ایڈمیشن کرا دیا ہے وہاں جاؤ اور نئے سرے سے اپنی ایجوکیشن اسٹارٹ کرو۔

مگر مام میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر.....نہیں۔

ہم دونوں کو وقت چاہیے اور یہی بہتر ہے کہ ہم کچھ عرصہ اکیلے رہیں اور اگر تم مجھے بہتر دیکھنا چاہتے ہو تو پلیز میرا یہ فیصلہ قبول کر لو تابش نے اثبات میں سر ہلایا ٹھیک ہے مام کب ہے فلائٹ۔

پرسوں شام میں....جاؤ جا کر سو جاؤ کل میں تمہاری پیکنگ کر دوں گی عالیہ نے اپنا فیصلہ سنایا اور وہاں سے چلی گئی اور تابش کتنے ہی دیر وہی کھڑا رہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

عالیہ آفندی اپنے کمرے میں ایک کنارے رکھی چیئر پر بیٹھی تھی آج وہ اپنے آپ کو دوبارہ بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی جیسے وہ پچھلے تیرہ سال پہلے محسوس کر رہی تھی

ان دنوں آفندی گروپ آف انڈسٹری کو بھاری خسارے سے گزرنا پڑ رہا تھا جسکی وجہ سے حیدر صاحب (عالیہ کے شوہر) بہت پریشان رہتے تھے وہ نہ ہی عالیہ پر توجہ دے پاتے اور نہ ہی اپنے دس سالہ بیٹے تابش پر عالیہ نے ہر حال میں ان کا ساتھ دیا مگر حالات بہتر ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ایک روز وہ کسی بزنس میٹینگ اٹینڈ کرنے کیلئے دوسرے شہر گئے مگر افسوس وہ وہاں سے زندہ واپس نہ آئے اس وقت عالیہ کی دنیا اجڑ چکی تھی اسکے سامنے اسکا دس سالہ بیٹا تھا وہ جوان تھی بہتر زندگی گزارنے کا حق رکھتی تھی اسے بہت سے لوگوں نے سمجھایا مشورہ دیا کہ شادی کر لو نئی زندگی شروع کرو مگر وہ اپنے شوہر کا بزنس جو کہ کرائسیس سے گزر رہا تھا اس کا بیٹا جو کہ باپ کو کھونے کے غم سے باہر نہیں نکل پا رہا تھا کیسے چھوڑ دیتی اس وقت عالیہ صرف عالیہ آفندی بن گئی دے گریٹ بزنس مین حیدر آفندی کی بیوی اور دوبارہ اپنے بزنس کو بلندیوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی اور کامیاب رہی اس دوران تابش کو بورڈنگ بھیج دیا گیا مگر بعد میں عالیہ نے سوچا شاید وہ مجھ سے دور رہ کر خود سر اور باغی نہ ہو جائے جوان ہونے کے بعد مجھے طعنہ نہ دے کہ آپ نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا اسلیے عالیہ نے اسے واپس اپنے پاس بلا لیا وہ ایک اچھی بزنس وومین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی ماں بھی ثابت ہوئی اور ان سب کے درمیان عالیہ کی زندگی کے تیرہ سال کہاں گزر گئے اسے معلوم ہی نہ ہوا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

چار سال بعد

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر بصیرت صاحب اسٹڑی میں بیٹھے دفتر کے کاموں میں مصروف تھے دروازے پر دستک ہوئی انشراح چائے کا کپ پکڑے اسٹڈی میں داخل ہوئی اور کپ ٹیبل پر رکھ کر جانے لگی انشراح....

بصیرت صاحب نے پکارا.جی ماموں

بیٹا تم سے کچھ بات کرنی ہے بیٹھو میرے پاس انشراح بصیرت صاحب کے پاس بیٹھ گئی دیکھو بیٹا تمہاری پڑھائی مکمل ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے تم پچھلے ایک سال سے جاب بھی کر رہی ہو میں نے تمہاری ہر خواہش پوری کی ہاں وہ الگ بات ہے کہ طاہرہ کے دل میں تمہارے لئے محبت نہ پیدا کر سکا مگر بیٹا اب.......اب میں تمہارے فرض سے آزاد ہونا چاہتا ہوں

مگر ماموں آپ مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہیں انشراح سر جھکائے بصیرت صاحب سے پوچھ رہی تھی وہ اس لیے کہ اگر تم کسی کو پسند کرتی ہو یا کسی نے تم سے اپنے جزبات کا اظہار کیا ہو تو مجھے بتاؤ

نہیں ماموں ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ جہاں میری قسمت کا فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا بصیرت صاحب نے آگے بڑھ کر انشراح کی پیشانی چوم لی مجھے تم سے یہی امید تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

عالیہ اپنے کمرے میں آئینے کیسامنے کھڑی آفس جانے کیلیے تیار ہو رہی تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی عالیہ نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا اور حیران رہ گئی بلیک جینز پر وہائٹ شرٹ کے اوپر بلیک لیدر کا جیکیٹ پہنے وہ اپنی ماں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا وہ پہلے سے زیادہ صحت مند لگ رہا تھا چہرے پر ہلکی سی داڑھی آگئی تھی اور چہرے پر سیریس نیس اور میچوریٹی جھلک رہی تھی

تابش واٹ آ پلیسین سرپرائز........!!!!۔

عالیہ نے تابش کو گلے سے لگالیا وہ چار سال بعد اپنے بیٹے کو دیکھکر بے انتہا خوش تھی مجھے بتایا ہوتا بیٹا میں تمہیں ایئرپورٹ پر لینے آتی۔

اگر بتا دیتا تو آپ اتنی خوش ہوتی وہ مسکرا رہا تھا اور اسے دیکھ کر عالیہ مسکرا رہی تھی ماں مجھے بہت بھوک لگی ہے اور مجھے آپ کے ہاتھ سے بنے گرما گرم آلو کے پراٹھے کھانا ہے وہ چھوٹے بچے کی طرح کہہ رہا تھا اچھا ٹھیک ہے جاؤ فریش ہو جاؤ تابش اپنے کمرے کی طرف چلا گیا عالیہ اسے کھڑی جاتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ مسکرا تو رہا تھا مگر اسکی آنکھیں خالی تھی اسکی مسکراہٹ صرف ہونٹوں تک محدود تھی اسکی آنکھیں اسکے دل کا حال بیان کر رہی تھی کہ وہ ابھی ٹوٹا ہوا تھا مگر کچھ حد تک آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اور عالیہ یہ سب سمجھ رہی تھی اور سمجھتی بھی کیسے نہیں ایک ماں ہی تو ہوتی ہے جو اپنے بچوں کی سانس کی رفتار دیکھکر دل کا حال بتا سکتی ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تابش ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا مزے لیکر آلو کے پراٹھے کھا رہا تھا اب آگے کے کیا پلین ہے عالیہ نے پوچھا کل سے آفس جوائن کرنا ہے اور اپنی پیاری سی ماں کو بہت سارا آرام کروانا ہے یہی پلین ہے

میں بہت خوش ہوں عالیہ نے مسکراتے ہوئے تابش کی طرف دیکھکر کہا تابش نے اثبات میں سر ہلایا

دوسرے دن سے تابش نے آفس کے کام سمجھنا شروع کر دیا اور تقریباً چند روز بعد مکمل طور پر پورا بزنس سنبھال لیا۔

تابش کہ واپس آئے ڈیڑھ ماہ گزر چکے تھے اور اسکے روٹین میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی بس وہ اکثر راتوں کو جاگتا رہتا مگر اس نے عالیہ پر یہ بات ظاہر نہ ہونے دی رات کے کھانے سے فارغ ہو کر تابش اور عالیہ لان میں بیٹھے تھے

تابش شادی کر لو۔

جی....!!!وہ اپنی ماں کے اس اچانک والے انداز پر چونکا ہاں....اس میں برائی کیا ہے تمہاری ایجوکیشن کمپلیٹ ہو گئی تم اپنا بزنس سنبھالنے لگے ہو اب یہ کام بھی کر لو۔عالیہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

لگتا ہے آپ پوری تیاری کر کے بیٹھی ہے۔

ہر کام کرنے سے پہلے منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے میں نے تو لڑکی بھی دیکھ لی ہے اگر تم ہاں بولو تو.......

تابش کا قہقہہ بلند ہوا ماما آپ نکاح بھی کر کے لے آتی اسے اور وہ دوبارہ ہنسنے لگا۔

تابش میں سیریس ہوں مجھے انشراح بہت اچھی لگتی ہے آج سے نہیں بلکہ تمہارے کالج کے وقت سے عالیہ کا لہجہ بالکل سیدھا تھا تابش کی ھنسی غائب ہو چکی تھی کیا نام لیا آپ نے انشراح......انشراح شہنواز.......وہ لڑکی.....ماما کیوں میری اذیتوں کو بڑھانا چاہتی ہیں آپ ....

وہ بہت اچھی لڑکی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ تم دونوں کے درمیان جو غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائیں اپنے آپ کو ایک اور موقع تو دو

آپ کو بھی اس پوری دنیا میں وہی ملی میرے لئے

اسلیے کیونکہ اسکے پاس میرے بیٹے کی آنے والی زندگی کی خوشی ہے تابش تم ہنستے ہو مسکراتے ہو مگر تمہاری آنکھیں خالی ہیں تمہارے دل کی طرح اور میں کوئی اور لڑکی لا کر رسک نہیں لے سکتی تابش

مام پلیز..... تابش کچھ بھی سننے اور سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

دوسرے دن تابش ناشتہ کر رہا تھا اور ملازمہ پاس کھڑی ٹیبل پر چیزیں رکھ رہی تھی تابش نے ملازمہ کو مخاطب کیا سنو مام کہاں ہے۔

جی میں انہیں بلانے گئی تھی مگر انہوں نے مجھے واپس بھیج دیا ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تابش اپنا ناشتہ چھوڑ کر عالیہ کے کمرے کی طرف بڑھا اور دروازہ ناک کیا مگر کوئی جواب نہیں آیا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا مام کیا ہوا ہے آپ ناشتہ پر کیوں نہیں آئی عالیہ بیڈ کے ایک جانب بیٹھی تھی تابش کی طرف سے منہ پھیر لیا اگر تمہارا جواب ہاں ہیں تو مجھ سے بات کرلو ورنہ جاؤ تابش عالیہ کے پاس آکر بیٹھ گیا مام میں نے آج تک آپ کی کوئی بات سے انکار کیا ہے..؟؟ نہیں نا آپ میری یہ بات مان لیں پلیز

تابش پلیز تم سمجھنے کی کوشش کرو تم دونوں اپنی طرف سے جو بھی غلط فہمی ہے وہ دور کرو میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں پلیز ....

تابش نے ایک سرد آہ بھری ٹھیک ہے مگر میری ایک شرط ہے نکاح بہت سادگی سے ہوگا عالیہ نے اثبات میں سر ہلایا..... چلیں اب ناشتہ کرلیں

وہ حامی تو بھر آیا تھا مگر اسے آج بھی وہ باتیں یاد تھی جو انشراح نے کہی تھی پتا نہیں اللہ کیا چاہتا ہے مجھ سے وہ بس اتنا سوچ کر رہ گیا۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انشراح عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز تہہ کر رہی تھی دروازہ پر دستک ہوئی ارے ماموں آپ کو اجازت کی کیا ضرورت کوئی کام تھا مجھے بلا لیتے

بصیرت صاحب مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور بیڈ کے ایک جانب بیٹھ گئے انشراح انکے ساتھ بیٹھ گئی آج تمہارے لیے ایک رشتہ آیا تھا مجھے وہ خاتون بہت اچھی اور مہذب لگی ان کا ایک ہی بیٹا ہے اور بہت بڑے گھر کے لوگ ہیں مجھے وہ رشتہ پسند آیا میں تمہاری مرضی پوچھنے آیا ہوں

ماموں میں آپ کی رضا میں راضی ہوں آپ میرے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتے انشراح نے سنجیدگی سے جواب دیا اب میں بہت مطمئن ہوں بیٹا اللہ تمہیں دنیا جہان کی ہر خوشی دے بصیرت صاحب انشراح کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

دوسرا دن نکلا انشراح ناشتے کے بعد اپنے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی تانیا دوڑتے ہوئے اسکے کمرے میں داخل ہوئی انشراح.... اسکی سانس پھول رہی تھی کیا ہوا تانیا تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو

تانیا ایک جھٹکے میں کمرے داخل ہوئی اور انشراح کے پاس جا کر بیٹھ گئی ارے کیا کر رہی ہو میری گود میں بیٹھنے کا ارادہ ہے کیا انشراح گھبراتے ہوئے بولی ارے گھبرائے میرے دشمن میں تو خوش ہو نیچے تمہاری ہونے والی ساس آئی ہیں اور امی نے کہا ہے تمہیں تیار کر کے نیچے لے آؤ چلو شاباش تیار ہو جاؤ تانیا اسے واش روم کی طرف دھکیلتے ہوئے لے گئی تھوڑی دیر میں انشراح بادامی رنگ کے خوبصورت کڑھائی کیا ہوا جوڑا پہنے اپنا سراپا آئینے میں دیکھ رہی تھی یہ ٹھیک ہے اس نے تانیا سے پوچھا بہت اچھا ہے انشراح نے اپنے بالوں کو چوٹی میں

قید کیا اور ہم رنگ ڈوپٹہ سلیقے سے سر پر رکھتی وہ تانیا کے ہمراہ نیچے بیٹھک تک آئی بیٹھک میں رکھے تھری سیٹر صوفے پر عالیہ اکیلی بیٹھی تھی انشراح کو انہی کے پاس بیٹھایا گیا ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے بصیرت بھائی اگر آپ اجازت دیں تو میں منگنی کی رسم ادا کرنا چاہتی ہوں انشراح نے عالیہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی انشراح کو ایک عجیب خوف نے گھیر لیا وہ آج وہی کھڑی تھی جہاں چار سال پہلے وہ اپنے آپ کو چھوڑ آئی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا عالیہ نے اسے کے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگوٹھی پہنادی اور اسے گلے لگا کر مبارک باد دینے لگی وہ کسی مجسمہ کی طرف بیٹھی تھی تھوڑی دیر بعد اسے وہاں سے بھیج دیا گیا۔

بصیرت بھائی میں یہ نکاح بہت سادگی سے کرنا چاہتی ہوں اور اگلے ہفتے ہی کرنا چاہتی ہوں۔

مگر اتنی جلدی .....!!!!

آپ لوگ کسی بھی چیز کی فکر مت کریں میں نکاح کا جوڑا اور جیولری بھجوادونگی۔

جی جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ بس اب انشراح کو ہمارے پاس آپ کی امانت سمجھیں طاہرہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا جی بہت شکریہ آپ کا کہ آپ لوگوں نے مجھ پر بھروسہ کیا اب میں چلتی ہوں۔

****

رات ہو گئی تھی انشراح نے اپنے ماموں کے کمرے کے دروازے پر دستک دی طاہرہ بیگم کمرے سے باہر آئی اور آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیابات ہے اتنی رات میں کوئی آئی ہو۔

مامی مجھے ماموسے بات کرنا ہے۔

کیابات کرنا ہے۔

وہ.....وہ میں شادی نہیں کر سکتی انشراح کا جملہ سنکر طاہرہ بیگم کی نیند سے بھری آنکھیں ایکدم کھل گئی اور انشراح کو گھورنے لگی کیوں نہیں کر سکتی ہم نے کیا تمہیں ساری زندگی کھلانے کا ٹھیکہ لیاہوا ہے !!!!.....

نہیں مامی میری بات سمجھیں میں یہاں شادی نہیں کرنا چاہتی پلیز مجھے ماموسے ملنے دیں۔

کوئی ضرورت نہیں ہے جب تمہارے ماموتم سے پوچھنے کیلئے آئے تھے جب تو کچھ نہیں کہا تم نے اور بات سنو میری ہم نے تمہیں اتنا پڑھایا اتنے وقت تک کھلایا تمہاری عمر پکی کرلی اگر ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو ابھی تم چار بچوں کی ماں ہوتی اب خاموشی سے ادھر شادی کرو اور میری جان چھوڑو اور اگر تم نے اپنے ماموسے یا تانیا سے اس بارے میں بات کی میں تمہیں زہر دے دوں گی نہیں تو راتورات تکیے سے تمہارا منہ دبا کر تمہارا کھیل ختم کر دونگی آئی سمجھ........اب جاؤیہاں سے۔

انشراح بے بسی سے وہ بند دروازہ دیکھ رہی تھی جہاں وہ اپنی آخری امید لیکر آئی تھی وہ بوجھل قدموں سے چلتی اپنے کمرے تک آئی اور بیڈ کے ایک جانب بیٹھ گئی بیڈ کے بازو میں رکھے سائیڈ ٹیبل سے تصویر اٹھا کر دیکھنے لگی وہ تصویر انشراح اور سہرش کی تھی جو تابش نے لی تھی انشراح نے اس تصویر کی بہت خوبصورت فریم بنوائی تھی وہ تصویر پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگی اور سہرش کی دردناک موت کے واقعہ کو یاد کرنے لگی اسکی آنکھوں میں آنسو اتر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آیااس سے بہتر تو ماما مجھے زہر دے دیں وہ تصویر کو اپنی جگہ واپس رکھ کر اپنے ہاتھ میں تابش کے نام کی انگوٹھی دیکھنے لگی اور ساری رات سوچتی رہی کہ کیا میرا مقدر تابش ہے ....!!!!!!

****

بصیرت صاحب کا وہ چھوٹا سب خوبصورت گھر آج کسی ستارے کے مانند چمک رہا تھا گھر میں ہر طرف شور مچا ہوا تھا ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا انشراح اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی آف وہائٹ شرارے پر آف وہائٹ لانگ فراک جس پر گولڈن زری اور گولڈن ٹکلیوں سے خوبصورت کام کیا ہوا تھا اور ساتھ میں مرون ڈوپٹہ تھا جسے انشراح نے سر پر اوڑھا تھا میچنگ جویلری پہنے وہ بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی مگر اسکا دل و دماغ بہت سی الگ الگ سوچوں میں گم تھے۔

کیا کروں ابھی جا کر ماموں کو انکار کر دوں نہیں.....میں ایسا نہیں کر سکتی سارے مہمان آ گئے ہیں نکاح خواہ کو انکار کر دو......نہیں اتنی غلط حرکت........اس سے بہتر خودکشی ہے لیکن وہ بھی حرام ہے نہیں.........یا اللہ اس سے بہتر ہو تا کہ میں تابش سے ہی بات کر لیتی اسے کہہ دیتی کہ میں اس سے.....نہیں میں کیوں خود کو اس ذلیل شخص کے سامنے کمزور بتاؤ کیوں اسکی منتیں کروں ہر گز نہیں........اگر میں کچھ نہیں کر سکتی تو چپ چاپ جو ہو رہا ہے وہ ہونے دو یا اللہ میں نے اب سب کچھ تجھ پر چھوڑ دیا ہے تو بہتر کرنے والا ہے......انشراح اپنی سوچوں میں گم تھی تانیا کمرے میں داخل ہوئی بارات آ گئی ہے اور دیکھو میں نے تو تابش بھائی کی پک بھی لی

وہ اپنا فون میں انشراح کو تصویر دکھانے لگی مجھے نہیں دیکھنا تانیا انشراح نے غصے سے تانیا کا ہاتھ جھٹکا ارے کیا ہو گیا ہے بھئی ابھی تو ساری زندگی انہیں ہی دیکھنا ہے

تانیا مجھے.....مجھے ڈر لگ رہا ہے

انشراح اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے عالیہ اور طاہرہ کمرے میں داخل ہوئی عالیہ نے آگے بڑھ کر انشراح کی پیشانی چوم لی ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں طاہرہ اسے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا تھوڑی دیر میں بصیرت صاحب کے ہمراہ نکاح خواہ کمرے میں داخل ہوئے اور نکاح شروع ہوا انشراح شہنواز ولد شہنواز شاہ آپ کا نکاح سکہ رائج الوقت سولہ لاکھ روپیہ حق مہر تابش آفندی ولد حیدر آفندی سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے انشراح کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا دل چیخ چیخ کر انکار کر رہا تھا مگر اس کے ہونٹوں تک نہیں آ پا رہا تھا وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اپنا نکاح قبول کرتی گئی نکاح خواہ چلے گئے کمرے میں مبارک ہو کی آوازیں گونجنے لگی اور انشراح کو آپنے اندر صرف خاموشی محسوس ہوئی۔

تابش میرج حال پہنچ گیا اور اسٹیج پر اپنی جگہ سنبھال لی عالیہ مہمانوں میں مصروف ہو گئی تابش مرون رنگ کی شیروانی پہنے بالوں کو سلیقے سے جمائے اسٹیج پر بیٹھا بہت گریس فل لگ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ شاید انشراح لاسٹ منٹ انکار کر دے مگر پھر اس نے مجھ سے نکاح کر لیا جو لڑکی مجھے دیکھتی تک نہیں تھی مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی میرے بارے میں جو اسکے خیال تھے کیا وہ سب ان چار سال میں بھول گئی تابش کیسا تھ جو ہو رہا تھا وہ اسے بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا حال میں اچانک خاموشی چھا گئی تابش نے لمحہ بھر کیلئے اپنی نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا انشراح بصیرت صاحب کے ہمراہ اسٹیج کے جانب بڑھ رہی تھی

تابش آج انشراح کو پہچان نہیں پاہ رہا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو پورا دن آنکھوں پر فل فریم کا چشمہ لگائے کتابوں سے لگی رہتی تھی تابش نے انشراح کی طرف ہاتھ بڑھایا انشراح نے اس کی طرف دیکھے بغیر اپنا ہاتھ اسکے مضبوط ہاتھ پر رکھ دیا تابش نے اسے اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود اسکے بازو میں بیٹھ گیا تین گھنٹے وہ لوگ ساتھ میں بیٹھے رہے مہمان آتے مبارکباد دیتے بلائیں اتارتے گفٹ دیتے فوٹو نکلواتے مگر ان تین گھنٹوں تک انشراح اور تابش نے ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھا رخصتی کر دی گئی حال سے گھر تک کا پورا راستہ خاموشی میں گزرا گھر پہنچ کر عالیہ نے انشراح کو تابش کے کمرے میں لے گئی اور اس کے ساتھ بیڈ کی ایک جانب بیٹھ گئی مجھے بہت خوشی ہوئی کہ تم نے میرے بیٹے کو قبول کر لیا انشراح تم ایک بہت سمجھدار اور سلجھی ہوئی لڑکی ہو اسی لیے میں نے تمہیں اپنے بیٹے کے لئے چنا تم اسے سنبھال لوگی دیکھو بیٹا ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے اس چار سال پہلے ہونے والے حادثے نے میرے بیٹے کو بدل کرر کھ دیا ہے میں تم اسے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ پلیز اس حادثے کا ذکر تم تابش کے ساتھ مت کرنا پلیز انشراح نے اثبات میں سر ہلایا عالیہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلیں اور تابش کو ڈھونڈنے لگی لان میں گئی مگر وہ وہاں نہیں تھا یا اللہ یہ لڑکا کہاں چلا گیا ....!!!؟؟ اسے ڈھونڈتے ہوئے گھر کے پیچھے والے پورشن میں پہنچی جہاں سومنگ پول بنا ہوا تھا اور پاس ہی ٹیبل اور چار میٹل کی کرسیاں رکھی ہوئی تھی وہ پاس ہی اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب باندھے چاند کی روشنی سے چمکتا ہوا پانی کو مسلسل دیکھ رہا تھا تابش میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں یہاں کیا کر رہے ہو وہ اسی طرح کھڑا رہا خاموش عالیہ اسکے بازو میں جا کر کھڑی ہو گئی اور ایک براؤن باکس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی اس باکس میں کنگن ہے تمہاری دادی نے دیئے تھے مجھے اور اب یہ انشراح کے ہیں تم اسے اپنے ہاتھوں سے پہنانا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات کافی ہو چکی ہے اب تمہیں کمرے میں جانا چاہیے عالیہ نے وہ باکس ٹیبل پر رکھا اور وہاں سے چلی گئی تابش نے ایک نظر اس باکس پر ڈالی اور دوبارہ پانی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

****

انشراح کافی دیر سے بیٹھی تھی اب وہ عاجز آکر کھڑی ہو گئی اور کمرے کا جائزہ لینے لگی کمرہ بہت بڑا اور خوبصورت تھا کمرے کے مڈل میں بیڈ رکھا ہوا تھا دائیں جانب بڑی سی گلاس ونڈو تھی جسے باہر کا پورا منظر دکھ رہا تھا بیڈ کے دونوں جانب سائیڈ ٹیبل رکھے تھے جس پر خوبصورت لیمپ رکھے ہوئے تھے بیڈ سے کچھ فاصلے پر بائیں جانب ڈریسنگ ٹیبل تھا اور ایک عدد صوفہ تھا انشراح اپنا عروسی لباس سنبھالتے ہوئے چل کر دائیں جانب آئی جہاں ٹیبل پر لیمپ کے نیچے ایک تصویر رکھی تھی انشراح نے وہ تصویر اٹھا کر دیکھی تصویر میں عالیہ ایک وجیح شخصیت رکھنے والے مرد کیساتھ کھڑی تھی جن کی گود میں چھ سال کا بچہ تھا وہ ایک فیمیلی فوٹو تھی انشراح نے تصویر اپنی جگہ پر رکھی تصویر کے کچھ فاصلے پر ایش ٹرے رکھی ہوئی تھی جس میں بہت سی آدھی جلی ہوئی سگریٹ پڑی تھی انشراح کو حیرت ہوئی پھر اس نے گھڑی کی طرف دیکھا دو بج چکے تھے وہ واش روم کی طرف چل دی چینج کر کے اپنی جانب آکر بیٹھ گئی سفید شلوار قمیص میں وہ بہت ریلیکس لگ رہی تھی اس نے اپنے بیگ سے اسکی اور سہرش کی تصویر نکالی اور اپنی جانب ٹیبل پر رکھ دی اور سونے کیلئے لیٹی اے سی کی وجہ سے پورا کمرہ ٹھنڈا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی اسے بلینکٹ اوڑھنا پڑا بلینکٹ میں پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جلی خوشبو آرہی تھی انشراح نے سوچا شاید یہی خوشبو اب میرا مقدر ہے اور نہ جانے کتنی ہی ایسی باتیں سوچتی وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

تابش کمرے میں داخل ہوا کمرہ میں نیم اندھیرا تھا اس نے لائٹس آن کی انشراح بلینکٹ منہ پر سے اوڑھے سو رہی تھی تابش چلتا ہوا اسکی جانب آیا میری نیندیں اڑا کر کس قدر آرام سے سو رہی ہے تابش نے جھک کر انشراح کے چہرے پر سے بلینکٹ ہٹایا وہ گہری نیند سو رہی تھی کمرے میں ٹھنڈک کی وجہ کی اسکے گالوں پر ہلکی سی لالی آگئی تھی اسے دیکھکر تابش کا دل ایک عجیب سی دھن پر دھڑکنے لگا وہ اپنی اس کیفیت سے انجان انشراح کے اور قریب ہوا اس سے پہلے وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور کوئی حرکت کرتا اسکے کانوں میں انشراح کی باتیں گونجنے لگی تم ایک گرے ہوئے اور گھٹیا انسان ہو.......مت لو اپنی گندی زبان سے میرا نام..... تمہیں ذرا اپنے مذہب کا خیال نہیں آیا....!!!!!وہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہٹا اور اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے یا اللہ مجھے اس اذیت سے نکال دے اس نے ایک نظر انشراح پر ڈالی جو لمبی لمبی سانسیں بھرتی سو رہی تھی اس نے واڈراب سے کپڑے نکالے اور واش روم کی طرف چل پڑا وہ چینج کرکے آیا تب بھی انشراح اسی پوزیشن میں سو رہی تھی وہ اپنی جانب جاکر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی تھکان کی وجہ سے اسے نیند آگئی

جب انشراح کی آنکھ کھلی کمرے میں خاصا اجالا تھا وہ آنکھ مسلتے ہوئے دوسری جانب دیکھا تابش اوندھا لیٹا ہوا تھا اور اسکا چہرہ انشراح کی طرف تھا سرخ رنگت چہرے پر چھوٹی سی داڑھی بکھرے ہوئے بال وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور اپنا دوپٹہ کھینچنے لگی جو آدھے سے زیادہ تابش کی تکیہ کے نیچے تھا کیا مسئلہ ہے وہ بیزارگی سے بولا میرا دوپٹہ...!!!جواب میں زنانہ آواز سن کر اسنے آنکھیں کھول کر سامنے کھڑی انشراح کو دیکھا اسے کل رات کا پورا واقعہ یاد آگیا اس نے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹائی انشراح اپنا دوپٹہ نکال کر واش روم میں گھس گئی جب وہ فریش ہوکر آئی تو تابش مکمل طور پر اٹھ چکا تھا وہائٹ ٹراوزر پر گرے ٹی شرٹ میں ملبوس وہ پاؤں پھیلائے بیٹھا اپنا فون چیک کررہا تھا انشراح ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی تابش نے اسے دیکھا سفید چوڑیدار پر

ڈارک گرے رنگ کا لانگ فراک اور گرے ڈوپٹہ جو اسکے کاندھوں پر جھول رہا تھا اپنے کمر تک آتے گیلے بال سلجھا رہی تھی تابش نے کبھی انشراح کو اس طرح نہیں دیکھا تھا اسے کالی چادر میں لپٹی ہوئی انشراح یاد تھی جس کی چادر پر سفید ریشم سے بنی ڈیزائن تابش کو آج تک یاد ہے وہ فون رکھتا فریش ہونے چلا گیا جب وہ تیار ہو کر آیا انشراح بیڈ کے ایک جانب بیٹھی تھی اسکے بال آگے سے پن اپ کئے ہوئے تھے جبکہ پیچھے سے کھلے تھے تابش بلیک پینٹ پر وہائٹ شرٹ اور گرے ٹائی لگائے اپنا بلیک کورٹ پہنا اور آئینے کے سامنے کھڑے بال جمانے لگا اور ساتھ ہی پیچھے بیٹھی انشراح کا جائزہ لینے لگا جو اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے کچھ سوچ رہی تھی کچھ کہنا ہے تابش کے جملے پر انشراح نے اس کی طرف دیکھا جو پرفیوم کی بوتل پکڑے اپنے وجود کو خوشبودار بنا رہا تھا بولنا تو تھا مگر شاید آپ بزی ہیں تابش حیرت سے پلٹا اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ بالکل انشراح کے سامنے کھڑا تھا آپ.....!!!؟؟؟۔

ہاں وہ ماما نے کہا تھا کہ شوہر کو آپ سے بلاتے ہیں وہ مسلسل نیچے دیکھ رہی تھی۔

چلو تم نے مجھے اپنا شوہر تو مانا خیر تمہارے منہ سے مجھے اتنی عزت ہضم نہیں ہو رہی ہے اس لیے بہتر ہے پہلے جو کہتی تھی اسی طرح بولو۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے.......تم مجھ سے کسی بھی قسم کی بیوی والی کوئی امید مت رکھنا میں اس معاملے میں تمہیں خوش نہیں رکھ پاؤں گی انشراح کا لہجہ بالکل سیدھا تھا جانتا ہوں میں اور تم سے شادی بھی میں نے صرف اپنی ماما کیلئے کی ہے انہیں خوش رکھنا ہے ان کا خیال رکھنا اور انکی ہر بات ماننی ہے اتنا تو کر ہی سکتی ہو انشراح نے اثبات میں سر ہلایا لاؤ اپنا ہاتھ دو تابش نے انشراح کی طرف ہاتھ بڑھایا کیوں...؟؟؟

تابش نے انشراح کی گود میں سے اسکا دایاں ہاتھ اٹھایا بہت سوال کرتی ہو اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے باکس میں سے چار کنگن نکال کر ایک ساتھ اسکے ہاتھ میں ڈال دیے سی...... آہستہ ایک ایک کر کے ڈالنا چاہیے نا.....!!!! انشراح کی کلائی تقریباً لال ہو گئی تھی وہ اپنی کلائی سہلاتے ہوئے بولی میڈم میں چوڑی والا نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے اس کام کا کوئی ایکسپیرینس ہے اب چلیں پہلے ہی میں آفس کیلئے لیٹ ہوں اب ذرا مسکراؤ تابش کمرے سے باہر نکل گیا انشراح اسکے پیچھے چلتی ہوئی ڈائنگ ٹیبل پر آئی جہاں عالیہ ان دونوں کا انتیظار کر رہی تھی اسلام علیکم مام...... آج جلدی اٹھ گئی آپ عالیہ ہیڈ آف دی فیمیلی کے ناطے ٹیبل کی اسی کرسی پر بیٹھی تھی دائیں جانب تابش اور اسکے سامنے یعنی کہ عالیہ کے بائیں جانب انشراح بیٹھی تھی ارے تم آفس جا رہے ہو....!!!جی مام آج سائٹ پر بھی جانا ہے اور ایک کلائنٹ سے میٹینگ بھی ہے تابش نے عالیہ کو پورا دن کے کام بتا دیا اچھا ٹھیک ہے مگر جلدی آنے کی کوشش کرنا آج ہم کہیں باہر ڈنر کریں گے ہیں نا انشراح.....عالیہ نے انشراح کی طرف دیکھا انشراح نے مسکراتے ہوئے کہا جی.....!!!!! ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں خدا حافظ تابش کے جانے کے بعد انشراح اور عالیہ لان میں آ کر بیٹھ گئے عالیہ گھر کے ملازموں کا تعارف کروانے لگی یہ کلثوم ہے گھر کی صفائی اور کچن یہی سنبھالتی ہے اور یہ کریم علی ہے چوکیداری کرتا ہے اور کلثوم کا خاوند ہے یہ دونہں پیچھے کوارٹر میں رہتے ہیں اور یہ شکور میاں ہیں ہمارے مالی اس خوبصورت لان کو انہوں نے ہی سجایا ہے ملازموں سے تعارف کے بعد عالیہ انشراح کو اپنا ماضی بتانے لگی اور باتوں میں آدھا دن گزر گیا وہ دونوں لان میں ٹہل رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک نیلی گیند دیوار کو پار کرتی لان میں آئی عالیہ نے گیند اٹھالی یہ کس کی ہے انشراح نے پوچھا پڑوس میں ایک لڑکا رہتا ہے اسی کی ہے اکثر ادھر آ جاتی ہے بہت مزے

کی باتیں کرتا ہیں کریم علی اس لڑکے کو بلا کر لاؤ تھوڑے ہی دیر میں ایک سات سالہ بچہ دوڑتا ہوا انکے قریب آیا انشراح نے جھک کر اس سے پوچھا

آپ کا نام...؟

علی ارمان خان اس بچے نے معصومیت سے جواب دیا.....اور آپ کی عمر

سات سال دو مہینے ساڑھے انیس دن جواب بغیر کسی تاخیر کے آیا ساڑھے انیس دن....!!!!انشراح نے حیرت سے پوچھا ہاں آدھا دن گزر چکا ہے نا لائیں اب میری بال دیں وہ دونوں ہاتھ پھیلائے انشراح کے سامنے کھڑا تھا

ایک شرط پر......اس بار عالیہ نے کہا کیسی شرط...؟؟؟؟۔

ہم بھی تمہارے ساتھ کھیلیں گے ۔۔

ٹھیک ہے مگر آپ دونوں کو کھیلنا تو آتا ہو نا۔

چلو دیکھتے ہیں عالیہ نے گیند ہوا میں اچھال دی اور وہ تینوں کھیلنے میں مصروف ہو گئے انہیں کھیلتے وقت کا اندازہ بھی نہیں لگا اور تابش کتنے ہی دیر سے کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا علی نے اتنی تیز گیند کو کک ماری وہ سیدھا تابش کے پاس جا کر گری تابش نے گیند اٹھائی وہ تینوں ہانپتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے وہ مسکرا رہا تھا انکل گیند دیں علی نے کہا مجھے بھی کھلاؤ گے علی نے انشراح اور عالیہ کی طرف دیکھا دونوں نے اثبات میں سر ہلایا ٹھیک آ جائیں تابش نے کوٹ اور ٹائی اتار کر گاڑی پر رکھی اور آستین چڑھاتا ہوا ان کے ساتھ کھیلنے لگا اب وہ چاروں تھک کر لان کی گراسی زمین پر بیٹھے تھے علی جانے کیلئے اٹھا مجھے بہت مزہ آیا آپ لوگ کے ساتھ کھیل کر اب میں چلتا ہوں مما میرا ویٹ کر رہی ہوں گی۔

www.kitabnagri.com

مجھے بھی بہت مزہ آیا آپ کیساتھ انشراح نے علی کو کہا آپ کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں

اور آپ کے گال انشراح نے علی کے دونوں گال چوم لئے وہ شرماتا ہوا وہاں سے دوڑتا ہوا چلا گیا مام آپ نے اسکا شرمانا دیکھا تابش کی بات سن کر عالیہ اور انشراح ہنسنے لگے وہ دونوں ایک ساتھ ہنستے بہت اچھے لگ رہے تھے تابش انہیں ہنستا چھوڑ کوٹ اور ٹائی لیکر کمرے میں آگیا اور صوفے پر بیٹھ کر جوتے اترنے لگا تبھی اسکی نظر انشراح کی جانب رکھی تصویر پر پڑی اسنے مسکراتے ہوئے تصویر اٹھائی اور اس رات کا خوبصورت یادیں اس کی نظروں کے سامنے گردش کرنے لگی وہ تصویر رکھ کر واش روم سی جانب بڑھا جب انشراح کمرے میں آئی تابش ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا گھڑی پہن رہا تھا وہائٹ پینٹ پر نیوی بلو شرٹ جسکی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کی ہوئی براؤن ہیوی بوٹ پہنے وہ کسی کی بھی نظروں کا مرکز بن سکتا تھا کہیں جا رہے ہو انشراح نے تابش کی تیاری دیکھ کر پوچھا ہاں فیمیلی ڈنر پر تم کیا انہی کپڑوں میں چلو گی تابش نے انشراح کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ڈنر...!!! میں تو بھول ہی گئی تھی۔

اب یاد آگیا ہے نا جاؤ تیار ہو میں مام کو دیکھ آؤ کہیں وہ بھی نہ بھول گئی ہوں تابش یہ کہتا کمرے سے باہر نکل گیا کچھ ہی دیر میں تینوں ڈنر کیلیے باہر چلے گئے اور اپنے ساتھ بہت سی خوبصورت یادوں کو لیے واپس آئے۔

www.kitabnagri.com

****

آج انشراح حسب معمول ذرا جلدی اٹھ گئی اور کچن میں ناشتہ کا اہتمام کرنے لگی وہ کچن میں کھڑی پوریاں تل رہی تھی کہ عالیہ اسے ڈھونڈتے ہوئے کچن تک آئی انشراح بیٹا تمہیں کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی

انشراح نے آج حلوہ پوری بنائی تھی اور ساتھ ہی آلو کے پراٹھے بھی بنائے تھے آپ مجھے مجھے کچھ کرنے نہیں دیتی اسی لئے آج میں آپ سے پہلے اٹھ گئی انشراح مسکراتے ہوئے بول رہی تھی بیٹا ابھی تمہاری شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے

آج پورا ایک مہینہ ہو گیا ہے انشراح نے عالیہ کو بنا کسی تاخیر کے جواب دیا اور کلثوم کو ناشتہ کا ٹیبل تیار کرنے کی ہدایت دینے لگی

عالیہ تابش اور انشراح ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے تابش نے حلوہ پوری کا ایک لقمہ کھایا واہ مام کتنا مزے دار بنایا ہے عالیہ نے جھٹ سے جواب دیا میں نے نہیں تمہاری بیوی نے..... تابش نے انشراح کی طرف دیکھا تمہیں بنانا بھی آتا ہے انشراح نے تابش کو عجیب نظروں سے دیکھا میرا مطلب ہے کھانا بنانا اور مسکراتے ہوئے دوبارہ ناشتہ کرنے لگا تابش نے ناشتہ کیا اور آفس کیلئے نکل گیا ناشتے سے فارغ ہو کر آج عالیہ نے اپنی یادوں کا پٹارہ کھولا وہ انشراح کو اپنے فیملی فوٹو دکھا رہی تھی اور سب کے بارے میں بتا رہی تھی تبھی انشراح کی نظر ایک تصویر پر پڑی وہ اس شخص کو پہچانتی تھی اور پہچانتی کیوں نہیں وہ اتنی چھوٹی بھی نہیں تھی جب اپنے والدین سے الگ ہوئی یہ.... یہ کون ہے عالیہ نے تصویر کی طرف دیکھا یہ میرے بڑے بھائی ہیں شہنواز

ان کے بارے میں بتائیں۔

ہم دو ہی بھائی بہن تھے اور اچھے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے مگر بھائی کو ایک مڈل کلاس فیملی کی لڑکی سے محبت ہو گئی اور انہوں نے بھاگ کر شادی کر لی شادی کو دس سال ہو گئے وہ اکثر امی اور بابا کو منانے آتے مگر ہر بار خالی ہاتھ واپس لوٹتے وہ دن مجھے بہت اچھی سے یاد ہے جب بابا کی طبیعت خراب تھی میں نے بھائی کو بتایا

www.kitabnagri.com

انہوں نے کہا وہ اس بار اپنی بیوی اور بیٹی کو بھی ساتھ لائیں گے میں ان سے اور اپنی بھابھی اور بھتیجی سے ملنے کیلئے بہت بے چین تھی اور یقین تھا کہ اس بار بابا انہیں معاف کر دیں گے میں تابش کو لیکر اپنی امی کی طرف آگئی مگر اس رات کوئی نہیں آیا دوسرے دن خبر کہ وہ.....وہ لوگ حادثے کا شکار ہو گئے اور.....اور.....

عالیہ رونے لگی انشراح کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل رہے تھے انشراح نے اپنے فون میں ایک تصویر نکال کر عالیہ کو بتائی اس تصویر میں شہنواز اور تعبیر انشراح کو کھانا کھلا رہے تھے یہ تصویر تمہارے پاس کیسے....؟؟؟؟۔

یہ میرے بابا ہیں یہ امی اور یہ میں ہوں انشراح نے انگلی کے اشارے سے بتایا عالیہ نے اسے جھٹ سے اپنے سینے سے لگا لیا انشراح تم میرے بھائی کی آخری نشانی ہو وہ دونوں ایک دوسرے سے گلے لگ کر بے تحاشا روئیں اور بعد میں ایک دوسرے کو اپنے اپنے دل کا حال بتایا شام ڈھل گئی انشراح بیڈ پر اپنی جانب بیٹھی سوچوں میں گم تھی کمرے کا دروازہ کھلا اور تابش کمرے میں آیا اور انشراح کے پاس بیٹھ گیا

مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ ہم کزنز ہیں تابش مسکراتے ہوئے بول رہا تھا مجھے مام نے بتایا تم میرے ......

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر کوئی خوشی نہیں ہے انشراح نے تابش کی بات کاٹتے ہوئے کہا اسکا لہجہ سخت تھا....بلکے شرمندگی ہو رہی ہے کہ تم میرے کزن ہو۔

کیا مطلب اس بات کا

تمہیں نہیں معلوم تم نے کیا کیا ہے میری بہن جیسی سہیلی کو مجھ سے چھینا ہے تم نے وہ بھی.........

دیکھو انشراح میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟؟۔۔

ہاں ہے تم ہی تھے جسکے ساتھ وہ کلاسیس بنک کر کے جایا کرتی تھی تم ہی تھے جس کے ساتھ وہ گھوما پھرا کرتی تھی تم ہی تھے جس پر وہ سب سے زیادہ بھروسہ کرتی تھی اور تم نے اسکی محبت کا اور بھروسہ کا غلط فائدہ اٹھایا۔

انشراح....!!!!!وہ غصے سے چینخا

اس طرح چیخنے چلانے سے تم بے گناہ ثابت نہیں ہو جاؤ گے تابش۔

تم سے بحث کرنا ہی بیکار ہے۔وہ غصے سے چلتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

انشراح فرش پر بیٹھی بیڈ سے ٹیک لگائے پچھلے بیس منٹ سے رو رہی تھی اور ان بیس منٹوں میں تابش نے اپنی چھٹی سگریٹ جلائی تھی

****

وہ سنڈے کا دن تھا عالیہ انشراح اور تابش لان میں بیٹھے ناشتے کے بعد کی چائے پی رہے تھے تابش اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا انشراح عالیہ کیلیئے چائے بنا رہی تھی انشراح تابش سے بھی پوچھو۔

تابش چائے پیئنگے انشراح دھیمی آواز میں پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہوں....!تابش نے مصروفیت کے انداز میں کہا وہ مسلسل لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہا تھا انشراح نے چائے کا کپ اسکی جانب رکھ دیا چائے کا دور شروع ہی تھا کہ بصیرت صاحب وہاں نمودار ہوئے بصیرت صاحب کو دیکھکر انشراح انکے سینے سے جا لگی اسلام علیکم ماموکیسے ہیں آپ

میں ٹھیک میری بیٹی کیسی ہے۔

ٹھیک ہوں تابش نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور اپنے ساتھ بٹھالیا انشراح نے چائے بنا کر دی بصیرت صاحب نے ایک لفافہ نکالا اور عالیہ کی طرف بڑھایا یہ تانیا کی شادی کا کارڈ ہے اور آپ سب کو آنا ہے۔

تانیا کی شادی کا کارڈ.......!!!!انشراح نے حیرت سے پوچھا ہاں بیٹا رشتے تو کئی آئے تھے مگر تمہاری مامی کو یہ رشتہ پسند آگیا لڑکا دوبئی میں ہوتا ہے اور شادی بعد اپنی بیوی کو وہی لیکر جائے گا پھر کیا تھا طاہرہ نے ضد پکڑلی کہ اسے اپنے بیٹی کی شادی یہی کرنی ہے اور تم جانتی ہو تمہاری مامی کی ضد سے کوئی نہیں جیت سکتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہم ضرور آئیں گے بصیرت بھائی۔عالیہ نے کہا۔

میں نے انشراح کی شادی بہت سادگی سے کی مگر تانیا کی شادی بہت دھوم دھام سے کرنا ہے تمہاری مامی اکیلی ہیں کبھی چکر لگاؤ انکی مدد وغیرہ کردو بصیرت صاحب نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا

اگر آپ کو میری مدد کی بھی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھے بلالیجئے گا مجھے اپنا بیٹا سمجھیے گا تابش نے آگے بڑھکر کہا

ضرور بیٹا....اب مجھے چلنا چاہیے بصیرت صاحب جانے کیلیئے کھڑے ہوئے

آئیں میں آپ کو چھوڑ دوں تابش ان کے ساتھ چلا گیا

انشراح..... بصیرت بھائی نے کچھ زیادہ جلدی نہیں کر دی ابھی تمہاری شادی کو زیادہ وقت بھی نہیں ہوا ہے

انشراح جواباً ہلکا سا مسکرا دی عالیہ نے مزید کہا تم بالکل تابش کی طرح ہو میری بہت کم باتوں کا جواب دیتی ہو
انشراح عالیہ کی بات پر چونک گئی نہیں..... نہیں میرا مطلب کہ ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی میں تانیا کو فون کر لوں انشراح وہاں سے اٹھ کر گھر میں چلی گئی تابش آکر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا یہ کہاں جا رہی ہے تابش نے انشراح کو جاتے ہوئے دیکھکر کہا تانیا کو فون کر کرنے تابش دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا

انشراح کمرے میں آگئی اور گلاس ونڈو کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور تانیا کو فون لگایا ہیلو تانیا مجھے بتایا تک نہیں تم نے انشراح غصے سے بولی

انشراح سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا سمجھ میں نہیں آیا

اچھا بتاؤ تم خوش ہو۔

کچھ پتا نہیں لگ رہا ہے خوشی اور غم کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے تانیا نے اداسی سے کہا تانیا کا لہجہ سن کر انشراح کو بے اختیار ہنسی آگئی

ہاں ہاں ہنس لو تانیا نے چڑ کر کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھا بابا نہیں ہنستی کل آتی ہوں تمہاری مہیندی میں جب ملکر بات کرونگی اور تمہاری ساری کنفیوشس بھی دور کروں گی۔

ٹھیک ہے اللہ حافظ

انشراح نے مسکراتے ہوئے فون بند کیا

****

تابش سفید شلوار پر ہلکے زرد رنگ کا کرتا پہنے بصیرت صاحب کے گھر کے چھوٹے سے صحن کی سجاوٹ کا کام کروا رہا تھا کیا کر رہے ہیں بھائی ادھر تو لگایا ہی نہیں آپ نے.... لگائے وہ دیکھیں ادھر

تابش...!!!! بصیرت صاحب نے پکارا۔

جی ماموں...... تابش پلٹا۔

بیٹا کیٹرنگ والا آئے گا اس سے سامان اتروالینا

جی ماموں آپ فکر مت کریں تابش نے مسکراتے ہوئے بصیرت صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

بصیرت صاحب وہاں سے چلے گئے انکے جاتے ہی طاہرہ بیگم تابش کے پاس آئی تابش ذرا یہ پھولوں کی ٹوکریاں اٹھا کر اوپر لے آؤ تابش حکم کی تعمیل کرتا ٹوکریاں اٹھائے طاہرہ بیگم کے ہمراہ چل دیا ہاں اسے یہاں رکھ دو طاہرہ بیگم نے اشارے سے جگہ بتائی تابش نے ٹوکریاں وہاں رکھ دی سنو ....!!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جی ماما.... تابش نے انتہائی ادب سے کہا۔

تمہارے اور انشراح کے درمیان سب ٹھیک ہے نا..؟؟۔

ج.....جی مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔

جب تمہارا رشتہ آیا تھا تب اس نے انکار کر دیا پھر پتا نہیں کیوں اچانک سے انشراح راضی ہو گئی اسی لیے پوچھ رہی تھی کہ تم انشراح کیساتھ خوش تو ہو نا طاہرہ نے تابش کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

جی ماما میں بہت خوش ہوں تابش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہاں سے چلا گیا

تھوڑے ہی دیر میں رسم شروع ہو گئی تانیا انشراح کے ہمراہ چلتی ہوئی نیچے آئی ڈارک گرین لہنگے پر برائٹ یلو کلر کا ٹاپ اور ساتھ ہی میچنگ ڈوپٹہ اوڑھے تانیا صحن میں رکھے بڑے سے جھولے پر بیٹھ گئی انشراح اسے بیٹھا کر تابش کے پاس آکر کھڑی ہو گئی آج انشراح نے شاکنگ پنک ڈریس پر زرد رنگ کا دوپٹہ کاندھوں پر ڈالا ہوا تھا ہاتھ میں گجرے پہنے وہ تابش کی نگاہوں کا مرکز بنے بغیر نہ رہ سکی انشراح نے تانیا کے ہاتھ میں مہندی سے بڑا سا نقطہ بنایا تابش نے آگے بڑھ کر تانیا کو مٹھائی کھلائی

سالی صاحبہ تمہارا شوہر تو اس معاملے میں بہت خوش قسمت نکلا

کس معاملے میں...!!؟؟؟ تانیا نے معصومیت سے پوچھا تابش نے انشراح کی طرف دیکھا جو اسکے بالکل بازو میں کھڑی تھی اسے بھاگ بھاگ کر اپنے سسرال تو نہیں آنا پڑے گا تابش کا لہجہ شرارت والا تھا تانیا نے گلا صاف کیا تابش دوبارہ تانیا کی طرف متوجہ ہوا تابش بھائی یہاں اور بھی بزرگ ہستیاں موجود ہیں ان کا لحاظ کر لیں تانیا

کی بات سن کر انشراح نے اسے غصے سے دھیمے لہجے میں کہا تانیا....!!!!اور وہاں سے چلی گئ تابش اور تانیا ایک دوسرے کی طرف دیکھکر ہسنے لگے۔

****

آج تانیا کا نکاح تھا اور تابش آفس جانے کیلیے تیار ہو رہا تھا انشراح کمرے میں آئی تو تابش ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال جما رہا تھا انشراح کو حیرت ہوئی تم آفس جا رہے ہو؟؟؟؟۔

ہاں.....تابش ٹیبل پر پڑی فائلز اٹھا کر بیگ میں ڈالنے لگا تمہیں ماموں کے ساتھ جانا تھا۔

ہاں مجھے یاد ہے میں ٹائم پر پہنچ جاؤں گا اور سنو میرے کپڑے نکال دینا میں چینج کر کے سیدھا حال آؤنگا اب وہ انشراح کی طرف دیکھ رہا تھا۔

کون سے کپڑے نکالنا ہے۔

تمہاری پسند سے کوئی سے بھی نکال دینا اب میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے تابش کمرے سے باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر بعد عالیہ کمرے میں داخل ہوئی یہ کہاں جا رہا ہے؟؟؟؟ آفس....!!!!انشراح نے مصروفیت کے انداز میں کہا اچھا ٹھیک ہے لو میں تمہارے لئے یہ ڈریس لائی ہوں آج فنکشن کا عالیہ نے جوڑا اسے دیا اور وہاں سے چلی گئی انشراح تابش کا واڈراب کھولے کھڑی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کون سے کپڑے نکالے آدھا گھنٹہ یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد انشراح نے ڈارک براؤن پٹھانی سوٹ پر آف وہائٹ جیکیٹ نکال کر بیڈ پر رکھ دیا ساتھ میں گھڑی اور جوتے بھی نکال دیا اور خود تیار ہونے چلی گئی اب وہ چینج کر کے باہر آئی سی گرین اور کاپر رنگ کے امتزاج والا خوبصورت لانگ فراک جس پر سی گرین چوڑی دار اور سی گرین نیٹ کا دوپٹہ جس پر کاپر

کلر سے کام کیا ہوا تھا وہ دوپٹہ دونوں کہنیوں کے درمیان میں لٹکائے کان میں کاپر کلر کے بڑے بڑے جھمکے پہن رہی تھی ہلکا سا میک اپ کیا بالوں کو کھلا چھوڑا اور گلے میں سلور پینڈل پہنا جس پر ٹی لکھا ہوا تھا عالیہ اپنی ساڑھی سنبھالتی ہوئی کمرے میں آئی ماشاءاللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو عالیہ نے اسکے گلے کا پینڈل دیکھا یہ پینڈل ....!

یہ ابو کا دیا ہوا پہلا تحفہ تھا امی کو جو وہ جاتے ہوئے مجھے دے گئی انشراح نے اداسی سے کہا

عالیہ نے انشراح کو سینے سے لگا لیا میں تم میں تعبیر کو دیکھتی ہوں انشراح نے حیرت سے پوچھا آپ ملی ہیں ان سے....!!!!؟؟؟۔۔

ہاں شہنواز بھائی آئے تھے مجھ سے ملنے تعبیر بھی تھی انکے ساتھ مگر اس کے بعد وہ دوسرے شہر شفٹ ہو گئے خیر چلو دیری ہو رہی ہے

انشراح اور عالیہ نکاح کے بعد میرج حال پہنچے طاہرہ بیگم آج ہواؤں میں اڑ رہی تھی ان کے چہرے پر تکبر تھا لہجہ مغرور تھا انکی اکلوتی بیٹی رخصت ہو کر دوبئی جانے والی تھی۔

تانیا کشمکش رنگ کے عروسی لباس میں ملبوس مسکرا رہی تھی انشراح نے اسے گلے لگا کر نکاح کی مبارکباد دی انشراح عالیہ طاہرہ اور بصیرت صاحب اسٹیج پر موجود تھے بصیرت صاحب نے تابش کے بارے میں پوچھا جس پر عالیہ نے انشراح کو ہدایت دی انشراح بیٹا تابش کو فون ملاؤ۔

جی پھپھو وہ لگایا تھا مگر آف بتا رہا تھا۔

پھپھو.....!!!!طاہرہ بیگم نے حیرت سے کہا۔

جی انشراح میرے شہنواز بھائی کی بیٹی ہے عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہامیں بہت خوش ہوں کہ انشراح اپنے خاندان میں ہیں بصیرت صاحب نے انشراح کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہاباتوں کا سلسلہ جاری تھا کہ تابش حال میں داخل ہوا عالیہ نے مسکراتے ہوئے انشراح سے کہا تابش آگیا ہے جاؤ اسے لیکر آؤ۔

انشراح تابش کے پاس پہنچی اس نے انشراح کے نکالے ہوئے کپڑے پہنے تھا جو کہ انشراح کے ڈریس کیساتھ میچنگ تھے تابش انتہا کا خوبرو اور جاذب نظر لگ رہ تھا وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے ایک پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے تابش نے مسکراتے ہوئے انشراح کے کان میں سرگوشی کی ویسے ماننا پڑے گا میچنگ کا آئیڈیا کمال ہے انشراح نے چونک کر تابش کی طرف دیکھا وہ دونوں ایک دوسرے میں میچ کر رہے تھے یہ تو بس اچانک ہی ہو گیا میں نے اس بارے میں کوئی منصوبہ بندی نہیں کی تھی

جانتا ہوں اتنی وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے ہماری شادی بھی تو بغیر کسی منصوبہ بندی کے ہوئی ہے اب وہ دونوں اسٹیج پر آئے سلام کیا اور شادی کی تقریب ختم ہونے تک لوگوں کی نظروں کا مرکز بنے رہے۔

****

تقریب ختم ہونے کے بعد انشراح اور تابش فریش ہو کر اپنے کمرے میں بیٹھے اپنے اپنے کام میں مصروف تھے تابش لیپ ٹاپ پکڑا آفس ورک میں مصروف تھا انشراح آنکھوں پر چشمہ لگائے کتاب پڑھ رہی تھی کمرے

میں خاموشی تھی جیسے وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو تابش نے انشراح کی طرف دیکھا جو بیڈ پر اپنی جانب بیٹھی خاصی مصروف تھی انشراح ...

ہوں انشراح نے تابش کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا......کچھ سوال پوچھنا تھا تم سے۔تابش کی بات سن کر انشراح نے کتاب بند کی اور تابش کی طرف متوجہ ہوئی جو بیڈ کے دوسری جانب بیٹھا تھا پوچھو ..!!

تمہاری امی تمہیں پسند نہیں کرتی۔

نہیں اور.......انشراح کا لہجہ بالکل سیدھا تھا۔

تم نے مجھ سے شادی کیوں کی منع کیوں نہیں کیا۔

کیا تھا منع مگر کسی نے میرا ساتھ نہیں دیا اور میں نے اسے مقدر مان لیا

تم مقدر کا لکھا مانتی ہو۔

میں نے جیسے حالات دیکھے ان سے جو سیکھا ہے اسکے بعد مجھے مقدر کا لکھا اور قسمت وغیرہ پر یقین کرنے لگی ہوں۔

تو پھر سہرش کی موت کو قسمت کا لکھا مان کر بھول کیوں نہیں جاتی۔

نہیں بھول سکتی کیونکہ جو کچھ ہو رہا تھا اور جو کچھ ہوا سب میری آنکھوں کے سامنے ہوا.......افسوس تو اس بات کا ہے کہ سہرش کو تمہارے قریب کرنے میں میرا ہاتھ بھی شامل ہے اور اس کے لیے نہ میں خود کو معاف کروں گی نہ تمہیں بہتر ہے کہ تم سہرش کی موت کو قسمت کا لکھا مت بولو اس سے تمہارے گناہوں پر پردہ نہیں

آجائے گا انشراح کسی بھی جواب کا انتظار کئے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی اور تابش ایک سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

****

دوسرے روز ناشتہ کے ٹیبل پر عالیہ انشراح اور تابش موجود تھے مام آپ کو ایک میٹینگ کا بتایا تھا آپ کو یاد ہے........؟؟؟۔

ہاں بیٹا یاد ہے

اسی میٹینگ کے سلسلے میں مجھے اسلام آباد جانا پڑے گا تو میں آج شام اسلام آباد کے لئے نکل رہا ہوں۔ تابش نے ٹوسٹ پر جیم لگاتے ہوئے کہا ہاں ٹھیک ہے تم انشراح کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ عالیہ نے اپنا فیصلہ سنایا تابش نے انشراح کیطرف دیکھا وہ اپنی بڑی بڑی ہیزل آنکھوں سے تابش کیو دیکھ رہی تھی تابش نے اپنی شہد رنگ آنکھیوں سے ان ہیزل آنکھوں میں جھانکا جہاں سوائے انکار کے اور کچھ نہیں تھا انشراح نے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا تابش دوبارہ عالیہ کی طرف متوجہ ہوا مام میں اپنی ٹیم کیساتھ جارہا ہوں اور انکے ساتھ ہی رہوں گا انشراح کا میرے ساتھ جانا مناسب نہیں ہے

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی انشراح تمہاری پیکنگ کر دیگی ۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے میں نے خود کرلی ہے شام کو جلدی گھر آجاؤنگا ابھی میں چلتا ہوں عالیہ اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی آج وہ بہت اکھڑا اکھڑا سا تھا چہرے پر پریشانی جلک رہی تھی عالیہ نے یہ سب نوٹ کیا تھا مگر انشراح سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔

تابش کے جانے کے بعد انشراح کو اکیلے کمرے میں بہت کوششوں کے بعد نیند آتی وہ اکثر تابش کی اچھائیوں یاد کرتی وہ اپنی ماں کی ہر خواہش پوری کرتا ہے انجام کی پرواہ کئے بغیر پھر اسے سہر ش کا وجود یاد آجاتا وہ سر جھٹک کر اپنی سوچوں کا رخ بدل دیتی پھر سوچتی کہ میں اس شخص کیساتھ کیسے زندگی گزارونگی جواب میں ہمیشہ خاموشی ہوتی جب بہت سوچنے پر جواب نہیں آتا تو وہ آنکھیں بند کر کے اپنے والدین کو یاد کرتی اور اللہ سے صبر کرنے کی دعائیں مانگتی اسی طرح آدھی رات گزر جاتی اور ہمیشہ کی طرح تہجد پڑھنے کے بعد انشراح کو نیند آجاتی۔

تابش کو اسلام آباد سے آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر ان دونوں کے درمیان ابھی بھی خاموشی تھی تابش کا دل بے سکون تھا اور انشراح صحیح اور غلط کے درمیان الجھ کر رہ گئی تھی

--   ***************************

عالیہ نے آج تابش کہ آفس سے جلدی بلوالیا تھا وہ عالیہ کے کمرے میں بیٹھا تھا ام کیا بات ہے اتنی جلدی بلوالیا مجھے

آج کیا تاریخ ہے عالیہ نے تحمل سے پوچھا۔

28 فروری.......یہ آپ فون پر بھی پوچھ سکتی تھی آفس سے بلانے کی کیا ضرورت تھی۔

آج تمہاری شادی کو ایک سال ہو گئے ہیں تابش۔

تابش چونکا ایک سال......واقعی...!!!--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاں میری جان اور میں چاہتی ہوں کہ تم دونوں اپنی سرد جنگ کو ختم کرو اور پلیز اپنے آپ کو ایک اور موقع دو عالیہ تابش کو سمجھا رہی تھی۔مام میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے انشراح کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتی میری برداشت اب جواب دے گئی ہے میں اور اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا۔

میں ایک پارٹی میں جا رہی ہوں آور تم انشراح کیساتھ ڈنر پر میں نے فائق کو کہہ دیا ہے اس نے سارے انتیظامات کر دئے ہیں تم اس سے بات کر لو خدا حافظ

عالیہ اپنی بات مکمل کر کے پرس اٹھائے کمرے سے نکل گئی جبکہ تابش وہی بیٹھا فائق سے بات کرنے لگا تابش جب اپنے کمرے میں آیا انشراح گلاس ونڈو کے پاس کھڑی تھی تابش واش روم میں گھس گیا چند منٹوں بعد وہ چینج کر کے آیا تب بھی انشراح اسی طرح کھڑی تھی سنو تابش نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی انشراح نے تابش کی طرف دیکھا کہیں جا رہے ہو تم تابش بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے بالکل تیار تھا ہاں میرے دوست کی اینیورسری پارٹی ہے اور تم بھی چل رہی ہو تیار ہو کر آؤ میں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں انشراح نے تابش کے لہجے میں ناراضگی بھانپ لی وہ بنا کچھ کہے تیار ہو کر نیچے آئی تابش لان میں ٹہل رہا تھا اور سگریٹ پی رہا تھا انشراح اسے دور سے کھڑی دیکھ رہی تھی اگر بندہ ڈھیٹ نہ ہو تو اسے سب سے زیادہ برا اپنی بے عزتی کا لگتا ہے اور تابش حساس طبیعت کا مالک تھا نرم دل اور فرمانبردار اسے مزید اپنی بے عزتی سہن نہیں ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ انشراح بات بات میں سحرش کا ذکر کرنا چھوڑ دے تابش نے انشراح کو دیکھا جو دور کھڑی اسے دیکھ رہی تھی تابش نے سگریٹ ایش ٹرے میں ڈال دی اور اسکے پاس جا کر کھڑا ہو گیا کیا ہوا چلنا نہیں ہے انشراح نے بلیک چوڑیدار پر بلیک لانگ فراک پہنا تھا بالوں کو کیچر میں قید کیا ہوا تھا ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا اچھی لگ رہی ہو مگر.... تابش نے انشراح کے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا

....اب ٹھیک ہے انشراح نے کوئی رد عمل پیش کئے بغیر تابش کے ساتھ گاڑی تک گئی اور بیٹھ گئی سارا راستہ خاموشی سے گزرا تابش نے سمندر کے کنارے گاڑی روکی اور گاڑی سے اتر گیا اسکے پیچھے انشراح بھی گاڑی سے اتر گئی اندھیرا ہوچکا تھا تیز ہوائیں چل رہی تھی اور انشراح کو ڈر لگ رہا تھا کہاں ہے تمہارے دوست انشراح نے گھبراتے ہوئے پوچھا

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو ڈرو مت تمہیں سمندر میں پھینکنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا

مگر تمہارے دوست کہاں ہیں انشراح نے دوبارہ پوچھا تابش نے انشراح کا ہاتھ پکڑا اور دھیرے سے اسکے کان میں سرگوشی کی میرے ساتھ ہی تو ہے شادی کی پہلی سالگرہ مبارک ہو چلو وہ آگے آگے اسکا ہاتھ پکڑے چل رہا تھا اور انشراح تیز رفتار سے اسکے پیچھے چل رہی تھی کچھ دیر چلنے کے بعد سمندر کے کنارے پر ایک ٹیبل رکھا تھا جس کے اطراف میں دو کرسیاں رکھی تھی وہ حصہ بہت روشن تھا تابش اور انشراح ان کرسیوں پر بیٹھ گئے تابش نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا تانیا نے بتایا تمہیں سمندر بہت پسند ہے مگر تم آتی نہیں ہو۔ -

امی اور بابا کے ساتھ آیا کرتی تھی ان کے چلے جانے کے بعد کبھی نہیں آئی بہت لمبا عرصہ گزر گیا۔

www.kitabnagri.com

بھوک لگی ہے تابش نے انشراح کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا نہیں مجھے ان لہروں کو محسوس کرنا ہے

تابش نے اثبات میں سر ہلایا اور ہلکا سا مسکرا دیا انشراح اپنی سینڈل ہاتھوں میں پکڑے ان لہروں کو محسوس کرنے لگی وہ گیلی ریت پر اپنے پیروں کے نشانات چھوڑے کافی آگے نکل گئی وہ اپنے بچپن کی یادوں میں کھو گئ جب اسے احساس ہوا کہ وہ بہت دور نکل آئی ہے اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تابش ہاتھوں میں جوتا پکڑے

پینٹ کو ٹخنوں کے اوپر تک فولڈ کئے پتا نہیں کب سے انشراح کے پیچھے چل رہا تھا چلیں تم کافی آگے آچکی ہو انشراح نے اثبات میں سر ہلایا اور تابش کے ساتھ چلنے لگی دونوں نے سمندر کے کنارے بیٹھ کر ڈنر کیا اور گھر واپس لوٹ آئے انشراح بیڈ پر بیٹھی تھی اسکے ہاتھ میں وہی تصویر تھی اسکے آنکھوں میں نمی تھی تابش کمرے داخل ہوا اور صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا تمہیں یاد ہے آج کیا ہے انشراح نے تابش کی طرف دیکھکر کہا تابش نے اثبات میں سر ہلایا آج سہرش کا برتھ ڈے ہے تابش نے دھیمے لہجے میں کہا۔

مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی اب وہ رو رہی تھی

انشراح پلیز..... تابش نے بیزارگی سے کہا اور اٹھ کر جانے لگا انشراح اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اب کیا ہوا تابش آفندی کیوں بھاگ رہے ہو سچ سننے کی ہمت نہیں ہے تم میں کہ تم کس قدر ذلیل گرے ہوئے اور گھٹیا انسان ہو اور........ انشراح اپنا جملہ مکمل کرتی اس سے پہلے تابش نے اسے زور سے اپنی جانب کھینچا اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دئے انشراح اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی اس نے تابش کو خود سے الگ کیا اور زوردار تھپڑ رسید کیا دور رہو مجھ سے سنا تم نے دور رہو انشراح رو رہی تھی اسکا لہجہ لڑکھڑایا ہوا تھا تم نے یہ تھپڑ مار کر میری ضد کو جگایا ہے انشراح جسے میں پچھلے ایک سال سے ٹال رہا ہوں برداشت کر رہا ہوں لیکن اب نہیں......اب مجھے اپنا حق چاہئے ابھی اور اسی وقت تابش انشراح کے قریب بڑھ رہا تھا اور انشراح الٹے قدموں سے پیچھے ہٹ رہی تھی تابش کی آنکھیں شعلہ برسا رہی تھی جسکی تپش انشراح کو محسوس ہو رہی تھی تابش.......تم....تم زبردستی نہیں کر سکتے انشراح کو اتنا خوف کبھی محسوس نہیں ہوا وہ کمرے کے دروازے کی طرف بھاگی مگر ناکام رہی تابش نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اور اس پر جھکا وہ پلیز انشراح یہ رونا دھونا بند کرو مجھے تمہارے آنسو سے کوئی فرق نہیں پڑتا تابش انشراح کے مزید قریب ہوا انشراح نے

www.kitabnagri.com

تابش کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا تابش نے انشراح کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑ لیا انشراح کو اپنی سانسیں روکتی ہوئی محسوس ہوئی اپنی فرار کا راستہ بند ہوتا نظر آیا اس نے بے بسی میں اپنی آنکھیں بند کر لی۔

****

صبح انشراح خلاف معمول بیدار ہوئی کمرے میں اجالا تھا انشراح نے بیڈ کی دوسری جانب دیکھا کوئی نہیں تھا وہ اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی عالیہ مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اب کیسا ہے تمہارا سر درد؟؟؟

سر درد...!!!؟؟۔انشراح نے حیرانی سے پوچھا تابش نے بتایا کہ تمہارے سر میں درد ہے اسی لیے تم صبح اٹھ نہیں سکی

جی.......اب ٹھیک ہے

تم فریش ہو کر آجاؤ پھر ناشتہ کرتے ہیں انشراح نے اثبات میں سر ہلایا۔

تابش اپنے کیبن میں بیٹھا چیئر سے ٹیک لگائے مسلسل اوپر کی جانب دیکھ رہا تھا اور اپنے خیالوں میں گم تھا میں جتنا انشراح کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہوں جتنا اسے جاننے کی کوشش کرتا ہوں وہ مجھ سے دور ہو جاتی ہے وہ مجھے سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں کرتی شاید میری غلطی ہے سحرش سے محبت والی بات اس سے کرنی ہی نہیں چاہئے تھی اسے مدد نہیں مانگنی چاہیے تھی مگر سحرش نے انشراح کو فون پر کیا کہا

وہ اس رات..........تابش اپنے سوچوں میں مگن تھا کہ ایک خوش مزاج شخص تابش کی ہم عمر بائیں ہاتھ میں ڈائری اور دائیں ہاتھ میں پین پکڑے کیبن میں داخل ہوا جی باس آپ نے بلایا تابش نے ایک نظر فائق پر ڈالی

ہاں....... یار فائق مجھے یہاں سے جانا ہے کچھ دنوں کیلئے میرے جانے کا انتیظام کر دو

جانا ہے مگر کہاں اور کیوں...؟؟؟؟۔

تھک گیا ہوں میں اس لیے

ٹھیک ہے ملک سے باہر جانے کا انتیظام کرواتا ہوں آپ نے عالیہ میم کو بتایا؟۔

نہیں اور تم بھی انہیں کچھ نہیں بتاؤ گے میں ان سے خود بات کر لو نگا اور اگر تم سے اس بارے میں بات کریں تو کہنا بزنس ٹرپ ہے کوئی میں اتنا بھروسہ تو کر ہی سکتا ہو تم پر۔

جی باس.......اسٹاف کو میں نے بلا لیا ہے میٹنگ کیلئے چلیں.......۔

تابش میٹنگ سے فارغ ہو کر گھر پہنچا عالیہ سے ملنے کے بعد وہ کمرے میں گیا جہاں انشراح تابش کا واڈراب سیٹ کر رہی تھی تابش نے ایک بڑا سا ایئر بیگ نکال کر بیڈ پر رکھا میرے کپڑے اس میں رکھو

کیوں کہیں جا رہے ہو۔

ہاں چند مہینوں کے لیے باہر جا رہا ہوں ملک سے اور اس دوران میری ماں کا بہت خیال رکھنا۔

کب جا رہے ہو۔

کل شام کی فلائٹ ہے تابش نے مختصر جواب دیا وہاں سے چلا گیا انشراح نے اسکی پیکنگ کر دی اور دوسرے دن شام کو وہ بہت دور چلا گیا

****

انشراح اندھیرے کمرے میں بیٹھی تھی وہ بچپن سے تنہائی پسند تھی تعبیر اور شہنواز کے موت کے بعد اس نے اکیلے خود کو سنبھالا تھا وہ اکیلی روتی تھی اور دوسروں کے سامنے خود کو مضبوط بتاتی وہ جس سے پیار کرتی وہ اسے چھوڑ کر چلا جاتا مگر آج اسے اپنی تنہائی سے کوفت ہو رہی تھی اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے شاید اسے کمرے میں کسی کی موجودگی کی عادت ہو گئی تھی اور اب اس کے وہاں نہ ہونے کی وجہ سے اسے نیند نہیں آرہی تھی انشراح اٹھ کر کمرے سے باہر نکلیں اور عالیہ کے کمرے پر دستک دی پھپھو وہ مجھے نیند نہیں آرہی میں آج آپ کے پاس سو جاؤ وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

ہاں بیٹا آؤ میرے پاس عالیہ نے بہت پیار سے بلایا انشراح عالیہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی عالیہ نے اسکے بال میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا پھپھو کیا ہو رہا ہے میں.......میں اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہی ہوں وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور عالیہ کو اپنے دل کا حال سمجھانے کی کوشش کرنے لگی عالیہ نے اسے گلے سے لگا لیا وہ بے اختیار رونے لگی انشراح کیا ہوا بیٹا کیوں رو رہی ہو....؟؟ !!!

پتا نہیں مجھے خود نہیں پتا۔ وہ روتی ہوئی معصومیت سے کہہ رہی تھی عالیہ نے ہلکا سا مسکرایا میری بات تابش سے ہو گی تو اسے بولو نگی جلدی آجائے

انشراح روتے ہوئے سو گئی عالیہ نے تابش سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر اسے فون نہیں لگا مسیج کیا مگر کوئی جواب نہیں آیا یااللہ یہ کیا ہو رہا ہے انشراح کی ایسی حالت ہے اور تابش سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے وہ ساری رات سو نہ سکی کبھی فکر مندی سے انشراح کو دیکھتی جو رو کر سو چکی تھی تو کبھی اپنے فون کی طرف دیکھتی مگر بے سود

اسی طرح دو ماہ گزر گئے عالیہ نے انشراح کو سنبھالیا تھا مگر پھر بھی اسکے چہرے سے مسکراہٹ کہیں غائب ہو گئی تھی۔

****

ہیلو.... فائق سب ٹھیک ہے وہاں۔

جی باس آفس میں تو سب ٹھیک ہے مگر ....

کیا مگر آگے بولو !!!

وہ انشراح ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پچھلے دو ہفتوں سے ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی عالیہ میم بہت پریشان تھی آپ سے رابطہ بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔

فائق تم مجھے اب بتا رہے ہو....... خیر اب کیسی ہے وہ؟؟۔

کل ہی ڈسچارج ہو کر گھر آئی ہیں

ٹھیک ہے میری واپسی کا انتیظام کرو

جی باس۔

دوسرے دن تابش اپنے ملک واپس آیا انشراح گلاس ونڈو کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی ایک سفید مرسڈیز کار گیٹ سے اندر آئی اس گاڑی سے تابش نکلا اور گلاس ڈور کھولتا لاؤنج میں داخل ہوا اور دوڑتا ہوا عالیہ کے کمرے میں گیا عالیہ اپنی ریولونگ چیئر پر بیٹھی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی تابش نے دروازہ ناک کیا پھر اندر داخل ہوا اسلام علیکم ماما وہ سر جھکائے کھڑا تھا عالیہ نے ایک نظر تابش پر ڈالی اور کتاب رکھکر تابش کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی وعلیکم السلام کہاں تھے ماں کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا

میں یہاں سے کہیں دور جانا چاہتا تھا میں.... میں تھک گیا تھا ماما اور.........۔

عالیہ نے تابش کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ہاں تم تھک گئے ہو میں اکیلی تمہاری بیوی کو سنبھالتے سنبھالتے تھک گئی ہوں اسکی حالت دیکھی ہے تم نے اس کی سفید رنگت زرد پڑ گئی ہے اکیلے رہنے سے ڈرتی ہے ذرا سی آواز پر سہم جاتی ہے روزآنہ رات کو میرے پاس آتی ہے روتی ہے پوچھو تو کہتی ہے معلوم نہیں کیوں رو رہی ہے اور پھر سو جاتی ہے اور میں ساری رات پاگلوں کی طرح تمہیں کالز کرتی ہوں مگر بے سود کوئی جواب نہیں آخر یہ تم دونوں کے درمیان چل کیا رہا ہے سرد جنگ خاموش محبت غلط فہمی کیا نام دو اس سچویشن کو .

مام آئے ایم ساری میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا مجھے اس طرح نہیں جانا چاہیے تھا۔

تابش وہ ماں بننے والی ہے تم انشراح کو ایسی کنڈیشن میں چھوڑ کر چلے گئے....... حیرت ہے!!!......

کیا......کیا کہا آپ نے........!!!؟ !

وہی جو تم نے سنا۔

تابش اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

مام یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

تمہیں خوشی نہیں ہے اس بات کی..؟؟؟۔

میری پریشانی اس خوشی سے کئی زیادہ بڑی ہے....... انشراح کہاں ہے۔

اپنے کمرے میں ہے

تابش آہستہ سے اپنے کمرے میں داخل ہوا انشراح گلاس ونڈو کی طرف دیکھ رہی تھی۔

تابش اسکے پاس جا کر کھڑا ہو گیا کیسی ہو؟

انشراح نے تابش کے وجود پر نظر ڈالی ٹھیک ہوں

پھر ابھی بھی رو کیوں رہی ہو۔

امی اور بابا کی یاد آرہی ہے بہت زیادہ۔

خوش ہو....؟؟؟۔

دنیا کی کونسی عورت ماں نہیں بننا چاہتی۔

مگر میں تمہاری بات کر رہا ہوں انشراح۔

انشراح نے تھکی ہوئی آنکھوں سے تابش کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ہوں......خوش ہوں۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے میرے ساتھ کھانا کھاؤ گی۔

انشراح نے اثبات میں سر ہلایا

****

رات کافی ہو چکی تھی انشراح اور تابش اپنے کمرے میں سو رہے تھے اچانک سناٹوں کو چیرتی ہوئی آواز آئی وہ آواز انشراح کے فون کی تھی انشراح نے گھڑی دیکھی رات کے ڈھائی بج رہا تھا انشراح نے فون اٹھایا ہیلو جی مامی۔

انشراح.......انشراح تمہارے ماموطاہرہ مسلسل رو رہی تھی انشراح کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

کیا ہوا ماموکو آپ رو کیوں رہی ہے۔

تم بس جلدی سے آجاؤ انکی طبیعت نہیں ٹھیک۔

جی آپ گھبرائیں مت۔

انشراح نے فون بند کیا اور کمرے کے لائٹس آن کئے تابش.........تابش اٹھو

کیا ہوا انشراح تم رو کیو رہی ہو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

ماموں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے مامی کا فون آیا تھا وہ رو رہی تھی مجھے انکے پاس جانا ہے وہ اکیلے ہیں......پلیز۔

ٹھیک ہے میں مام کو بتا کر آتا ہوں

تابش سنسان سڑک پر گاڑی بھگا رہا تھا چند منٹوں بعد بصیرت صاحب کا گھر نمودار ہوا انشراح تیزی سے اترتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی اور بصیرت صاحب کے کمرے میں گئی بصیرت صاحب بیڈ پر لیٹے تھے اور دوسری جانب طاہرہ بیٹھی رو رہی تھی انشراح کو دیکھ کر وہ اس سے لپٹ کر رونے لگی مامی کچھ نہیں ہوتا ہم انہیں اسپتال لیکر چلتے ہیں تابش کمرے میں داخل ہوا نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے میں نے ڈاکٹر کو بلوالیا ہے بس آتے ہی ہوں گے۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آئے بصیرت صاحب کا چیک اپ کیا چند دوئیاں دی ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے ان کا بلڈ پریشر شوٹ کر گیا تھا اب ٹھیک ہے میں نے انجیکشن لگادیا ہے آرام کی سخت ضرورت ہے

تھینک یو ڈاکٹر آئیں میں آپ کو چھوڑ دوں۔

www.kitabnagri.com

ارے نہیں مسٹر آفندی میں چلا جاؤنگا۔

تابش گھر کے چھوٹے سے صحن میں کھڑا پودوں کو دیکھ رہا تھا آسمان میں ہلکی سی روشنی ابھر آئی تھی انشراح تابش کے پاس آئی اور اسکے سامنے چائے کا کپ بڑھایا چائے.......!!!تابش نے کپ لیا۔

تم گھر چلے جاؤ پھپھو اکیلی ہیں میں آج یہی روکو گی تم صبح پھپھو کو لے آنا

ٹھیک ہے مامی کیسی ہے۔

بڑی مشکل سے سلا کر آئی ہوں۔

ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں ماما مامی کا خیال رکھنا اور خود کا بھی انشراح نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

صبح ہوئی انشراح نے ناشتہ تیار کیا بصیرت صاحب اور طاہرہ بیگم نے ناشتہ کیا ناشتہ سے فارغ ہوکر وہ تینوں حال میں بیٹھے تھے عالیہ گھر میں داخل ہوئی اسلام علیکم کیا ہوا بصیرت بھائی آپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عمر کا تقاضا ہے اور کچھ نہیں بصیرت صاحب پہلے سے کافی بہتر لگ رہے تھے اچانک دروازے کی بیل بجی میں دیکھتی ہوں انشراح اٹھ کر باہر چلی گئی صحن سے ہوکر مین گیٹ پر پہنچی اور دروازہ کھولا

سامنے لال چادر میں لپٹی ایک لڑکی چہرے پر بہت سی چوٹوں کے نشان رونے کی وجہ سے آنکھیں پھولی ہوئی انشراح نے اسے غور سے دیکھا اور بے اختیار اسکے منہ سے نکلا تانیا....!!!!اس نے آگے بڑھکر اسے اپنے سینے

سے لگا لیا تانیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی انشراح نے اس کا سامان لیا اور اسے اندر لے آئی بصیرت صاحب اور طاہرہ بیگم اپنی بیٹی کی حالت دیکھکر خوف ذدہ ہو گئے تانیا طاہرہ بیگم سے لپٹ کر رونے لگی امی....امی فراز نے مجھے طلاق دے دی امی......مجھے چھوڑ دیا اس نے امی...!!!!انشراح سے تانیا کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی بصیرت صاحب نے تانیا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی دی بیٹا صبر کرو ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے انشراح بیٹا جاؤ تانیا کو اوپر لے جاؤ انشراح تانیا کو لیکر وہاں سے چلی گئی۔

انشراح تم.......تم امی کو معاف کر دو انکی دی ہوئی تکلیف کی انکی کہی ہوئی ہر بات سی معافی مانگتی ہوں میں انشراح......انہیں معاف کر دو تانیا مسلسل رو رہی تھی انشراح نے اسے گلے لگا لیا تانیا تم کیوں معافی مانگ رہی ہو یہ موقع نہیں ہے ان سب باتوں کا

انشراح والدین کا کیا ہر اچھا اور برا عمل ان کے بچوں کے مستقبل پر اثر انداز کرتا ہے اور امی کا تمہارے ساتھ کیا ہوا غلط رویہ آج میری زندگی برباد کر گیا تمہیں معلوم ہے فراز مجھے مارتا مجھ سے پورے گھر کا کام کرواتا آفس جاتا تو کمرے میں بند کر کے جاتا یہ نشانات دکھ رہے ہیں تمہیں.....................

بس کر دو تانیا پلیز قسمت بھی کوئی چیز ہوتی ہے اللہ کی رضا میں راضی ہو جاؤ اور مامی جان پر الزامات لگانا چھوڑ دو انشراح نے تانیا کے آنسو صاف کئے اسے تسلی دی اور عالیہ کے ساتھ گھر واپس آ گئی۔

****

مام آپ کو آج آفس چلنا ہے میرے ساتھ۔

ہاں بیٹا مجھے یاد ہے مگر انشراح کو اکیلے چھوڑ کر کیسے ...!!!!

عالیہ انشراح اور تابش ناشتہ کر رہے تھے۔

پھپھو آپ اجازت دیں تو میں ماموں کی طرف چلی جاتی ہوں مہینہ گزر گیا ہے تانیا سے بھی مل لونگی۔

ٹھیک ہے۔

عالیہ تابش کیساتھ آفس چلی گئ اور انشراح بصیرت صاحب کی طرف آگئی۔

انشراح تانیا کے کمرے میں بیٹھی تھی

تمہیں آئے کتنے دن ہوگئے ہیں تانیا اپنی حالت دیکھو

انشراح کی بات شروع تھی کہ طاہرہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی انشراح مجھے تم سے بات کرنی ہے

جی مامی بولیں۔

انشراح میں بہت شرمندہ ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے ہمیشہ تمہارا برا چاہا اور میری اسی سوچ کی وجہ سے آج میری بیٹی طلاق کا داغ لیکر واپس آگئی انشراح پلیز مجھے معاف کر دو طاہرہ ہاتھ جوڑے آنسوؤں سے تر چہرہ لیا انشراح کے سامنے کھڑی تھی انشراح نے طاہرہ کے جوڑے ہاتھ پکڑے مامی مجھے کبھی آپ سے کوئی شکایت نہیں تھی میں نے آپ کی ہر ڈانٹ ہر مار سے سبق حاصل کیا اور تانیا تم بھی مجھے معاف کر دینا بیٹا تمہاری اس حالت کی ذمہ دار بھی میں ہی ہوں طاہرہ بیگم تانیا کی طرف مخاطب ہوئی امی آپ کو اس بات کا احساس ہے یہی بہت بڑی بات ہے۔

بہت ہو گیا رونا دھونا آج میں کھانا بناؤنگی وہ بھی تانیا کا پسندیدہ کو فتے انشراح مسکراتے ہوئے کہا اور نیچے کچن کی طرف چلی گئی اور اپنے گھر فون ملانے لگی مگر کوئی جواب نہیں آیا انشراح نے کچھ سوچتے ہوئے عالیہ کو فون لگایا ہیلو پھپھو۔

ہاں انشراح بولو۔

مجھے بازار سے گوشت اور سبزیاں منگوانی تھی مگر گھر پر کوئی فون نہیں اٹھا رہا

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ کرتی ہوں تم نہ بازار چلے جانا اس حالت میں ...!!!!

جی پھپھو

چند منٹوں بعد دروازے کی بیل بجی تانیا نے دروازہ کھولا دروازے پر ایک خوش مزاج شخص ہاتھوں میں سبزیوں کی تھیلی پکڑے آنکھوں میں سن گلاسیس لگائے مسکرا رہا تھا جی آپ کون؟ تانیا نے حیرت سے پوچھا یہ میری بھابھی کا گھر ہے آپ بتائیں آپ کون ہے....؟؟؟ اس سے پہلے تانیا کوئی جواب دیتی انشراح آگئی ارے فائق......!!!! تانیا اندر چلی گئی۔

جی بھابھی اب کیا بتاؤ آپ کو.......میں تابش کا پی اے کم فرینڈ کم ایڈوائزر کم ڈرائیور کم سب کچھ ہوں فائق کی بات پر انشراح ہنسنے لگی اچھا لائیں سبزیاں دیں اور اندر آئیں ...!!

نہیں بھابھی مجھے کام ہے بس اتنا بتا دیں وہ لڑکی کون تھی۔

میری بہن تانیا ویسے آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بس یونہی میں چلتاہوں فائق مسکراتاہو اوہاں سے چلا گیا انشراح نے بہت مزے کے کوفتے بنائے اور رات کے کھانے کے بعد اپنے گھر لوٹ آئی

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

وہ سنڈے کا دن تھا عالیہ تابش اور انشراح لان میں بیٹھے تھے فائق وہاں نمودار ہوا اسلام علیکم!!.....

وعلیکم السلام کیا بات ہے فائق اچانک..... تابش نے کہا ہاں ایک ضروری بات کرنی تھی آپ لوگوں سے

میں چائے لاتی ہوں آپ کیلیئے انشراح اٹھکر جانے لگی نہیں بھابھی مجھے آپ سے بھی بات کرنی ہے

مجھ سے..... ایسی کیا بات ہے۔

مجھے آپ لوگ غلط مت سمجھنا دراصل مجھے تانیا بہت اچھی لگتی ہے اور میں اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہو اور عالیہ میم آپ جانتی ہے کہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے تو آپ میری بڑی بنکر یہ بات کریں اور بھابھی آپ تانیا سے اس بارے میں پوچھے پلیز........

واہ فائق تم تو بڑے چھپے رستم نکلے تابش نے فائق کو چھیڑا میں بہت خوش ہوں اور تانیا کو بھی منالونگی انشراح نے فائق کو تسلی دی

دیکھو فائق تمہاری سب باتیں ٹھیک ہے مگر بصیرت صاحب کو راضی کرنا مطلب ان کا پہلا تجربہ کچھ خاص نہیں ہے اور اگر وہ مان بھی گئے تو تانیا کی جو سچویشن ہے وہ ابھی تک ڈری ہوئی ہے خوف ذدہ ہے لیکن میں تمہارے لئے ایک کوشش ضرور کرونگی عالیہ جو کافی دیر سے خاموش تھی معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کہا

فائق نے اثبات میں سر ہلایا۔

دوسرے دن عالیہ اور انشراح بصیرت صاحب کے گھر گئے عالیہ بصیرت صاحب کے ساتھ بیٹھی تھی ساتھ ہی طاہرہ بیگم بھی تھی دیکھیں بھائی صاحب فائق ایک بہت سلجھاہوا شخص ہے اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے بالکل تنہا ہے میں اسے بچپن سے جانتی ہوں وہ تانیا کو بہت خوش رکھے گا بصیرت صاحب بڑے تعمق سے عالیہ کی باتیں سن رہے تھے مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے اور ہم تو چاہ رہے ہیں کہ تانیا دوبارہ اپنے گھر میں آباد ہو جائے مگر پھر بھی آخری فیصلہ میری بیٹی کا ہو گا

انشراح تانیا کے کمرے میں بیٹھی تھی جبکے تانیا ادھر ادھر ٹہل رہی تھی تانیا کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو

مجھ سے یہ نہیں ہو پائے گا انشراح میں نے شادی کے نام پر بہت کچھ سہا ہے بہت برداشت کیا ہے جب بھی اس بارے میں سوچتی ہوں میری روح تک کانپ جاتی ہے پلیز اب میرے ساتھ دوبارہ ایسا نہ کرو۔

تانیا یہ فطرت کے خلاف ہے فائق بہت اچھا ہے تم نے دیکھا بھی ہے اسے.....اپنے بارے میں نہیں ماموں کے بارے میں سوچ لو وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچانک انشراح کا فون بجا ہیلو .....

آپ تانیا کے پاس ہیں۔

ہاں ....

میری بات کروائیں پلیز۔

انشراح نے تانیا کی طرف فون بڑھایا کون ہے...!!!؟

فائق ہے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔

تانیا نے فون کان پر لگا۔ ہیلو ......

میں جانتا ہوں آپ کو فیصلہ کرنے میں مشکل آرہی ہے میں نے سوچا آپ کیلئے آسانی پیدا کردو۔

کیسے......!!!؟؟۔

سچ بتا کر ....

کیسا سچ....!!!؟؟۔

میں نے آپ کو دیڑھ سال پہلے ایک شاپنگ مال میں دیکھا تھا جب سے مجھے آپ بہت اچھی لگتی ہیں میں اکثر آپ کو کئی جگھوں پر دیکھا مگر آپ سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی پھر اچانک آپ مجھے دکھائی دینا بند ہو گئی میں نے بہت ڈھونڈا آپ کو مگر آپ نہیں ملی پھر اچانک چند ماہ بعد آپ نے دروازہ کھولا آپ کو دیکھ کر مجھے اس قدر خوشی ہوئی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کیساتھ کیا ہوا ہے مگر آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں آج سے نہیں بلکہ دو سال پہلے سے باقی آپ کی مرضی تانیا اپنی جگہ پر ساکت کھڑی حیرانی سے فائق کی بات سن رہی تھی اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا میں اپنا فیصلہ اپنے بڑوں کو بتادونگی آپ تک پہنچ جائے گا تانیا نے آہستہ سے جواب دیا اور فون بند کر دیا فون بیڈ پر پھینک کر اپنی جگہ پر اچھلنے لگی

انشراح وہ مجھ سے محبت کرتا ہے آآآآآآآآآآآآ.........!!!!تانیا زور سے چیخی

کیا کر رہی ہو تانیا آہستہ.......اس کا کیا مطلب سمجھو کیا تم.......؟؟؟؟۔

تانیا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور انشراح کے گلے لگ گئی اس واقعے کے چند ہفتوں بعد تانیا اور فائق کا سادگی سے نکاح کر دیا گیا۔

****

وقت تیزی سے گزرنے لگا دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں ....

انشراح کا ساتواں مہینہ شروع ہو گیا تھا ڈاکٹر نے ہیوی فوڈ کھانے کیلئے منع کیا تھا اور پرہیز کی ہدایت دی انشراح ہمیشہ کھوئی کھوئی رہتی اسکے ذہن میں عجیب عجیب سوالات گردش کرتے اور وہ آج بھی اپنے انہی سوالات کے جوابات تلاش کرنے میں مگن تھی شام کا وقت تھا تابش آفس سے واپس آیا تھا انشراح بیڈ کے ایک جانب بیٹھی تھی تابش صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتار رہا تھا جوتے اتار کر وہ انشراح کے پاس بیٹھ گیا کیا سوچ رہی ہو...؟؟؟؟۔

تابش......میں سوچ رہی ہوں ماموں کی طرف چلی جاؤں تانیا سے بھی ملاقات ہو جائیگی وہ بھی آئی ہوئی ہے تابش نے ایک لمبی سانس لی تمہیں مجھ سے دور جانے کیلئے بہانے بنانے کی ضرورت نہیں ہے تم مجھ سے سچ بھی کہہ سکتی ہو خیر........تمہیں جانا ہے شوق سے جاؤ مگر جب بھی واپس آؤ میرے سوالوں کے جواب لیکر آنا۔

کون سے سوالات......!!؟؟؟۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہم کب تک یوں ایک دوسرے سے بھاگتے رہیں گے کچھ عرصہ بعد ہم ایک نئے رشتے میں جڑ جائیں گے کیا ہم اس رشتے کو نظر انداز کر کے اسی طرح زندگی گزاریں گے......پیکنگ کر لو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں تابش اپنی بات مکمل کر کے واش روم کی طرف چلا گیا انشراح نے پیکنگ کر لی اور شام میں ہی اپنے ماموں کے گھر چلی گئی

****

دوسرے دن صبح ناشتہ پر عالیہ کو انشراح کی غیر موجودگی کی وجہ معلوم ہوئی کیا.....!!!تم نے اسے کیوں جانے دیا اس وقت تم دونوں کا ساتھ رہنا کتنا ضروری ہے تابش.........میں تم سے بات کر رہی ہوں اتنے خاموش کیوں ہو...!!!!!تابش بنا کوئی رد عمل پیش کئے ناشتہ کر رہا تھا خاموشی بے وجہ نہیں ہوتی ماں کچھ درد کچھ احساس آواز چھین لیتے ہیں......اللہ حافظ....!!!تابش اٹھ کر چلا گیا اور عالیہ اسے دیکھتی رہ گئی

طاہرہ بیگم تانیا اور انشراح چھوٹے سے صحن میں بیٹھے تھے انشراح مجھے عالیہ نے فون کیا تھا کل تمہارا چیک اپ ہے انہوں نے کہا ہے میں تمہیں لے جاؤں چلو گی نا میرے ساتھ۔....؟؟۔

انشراح نے اثبات میں سر ہلایا اور تانیا کے ساتھ اسکے کمرے میں آگئی انشراح تانیا کے کمرے میں بیٹھی تھی تانیا اسے فائق کے قصے سنا رہی تھی مگر انشراح کا دماغ کچھ اور ہی خیال میں مگن تھا اسکے کانوں میں تابش کے سوالات گردش کر رہے تھے "ہم کب تک یوں ایک دوسرے سے بھاگتے رہیں گے......کیا ہم اس رشتے کو نظر انداز کر کے اسی طرح زندگی گزاریں گے" کیا میں نے تابش کو جج کرنے میں غلطی کر دی یا بہت جلد بازی

کا مظاہرہ کیا.......کیا وہ سلجھا ہوا شخص ہے......پھر سہر ش کی موت......وہ بچہ....!!!!.....سہر ش نے مجھے فون کیوں کیا تھا.......کیا وہ مجھے تابش کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی تھی.........مگر تابش کے ساتھ میں نے دو سال گزارے ہیں وہ تو ایک اچھا..........نہیں......پتا نہیں......میں اتنی الجھی ہوئی کیوں ہوں یا اللہ میری مدد کر اور سہر ش کی موت کے پیچھے چھپے ہوئے راز سے پردہ اٹھا دے.......اس راز کے کھل جانے سے بہت سی زندگیاں سنور جائیں گی ....!!!!!

انشراح....!!!تانیا نے اسے ہلایا

کیا سوچ رہی ہو کہاں گم ہو ....!!!!

انشراح نے نفی میں سر ہلایا۔

تو پھر اتنی خاموش کیوں ہو...؟؟؟۔

ضروری نہیں ہے تانیا کے ہر خاموشی کے پیچھے کوئی وجہ ہو........تھک گئی ہوں آرام کرنا چاہتی ہوں انشراح وہاں سے چلی گئی

****

دوسرے دن انشراح طاہرہ بیگم کے ساتھ چیک اپ کرانے کیلئے گئی اور چند ضروری ہدایات کے ساتھ گھر لوٹ آئی طاہرہ بیگم انشراح کو گھر چھوڑ کر کسی کام سے باہر چلی گئی تانیا کچن میں تھی اور انشراح عالیہ سے فون پر بات

کررہی تھی کہ اچانک دروازے پر بیل بجی تانیانے دروازہ کھولا وہ ایک خاتون تھی جو انشراح سے ملنے آئی تھی تانیااس خاتون کو بیٹھک میں بیٹھایااور انشراح کو بلانے چلی گئی اسلام علیکم......انشراح نے اس خاتون کو سلام

کیاتم انشراح ہوناسحرش کی دوست....؟؟؟؟۔

جی مگرمیں نے آپ کو نہیں پہنچانا ...!!!

میں سحرش کی مامی ہوں اور تم سے اکیلے میں کچھ بات کرناچاہتی ہوں اس خاتون نے پاس بیٹھی تانیاکو دیکھکر کہا

جی میں چائے لاتی ہوں آپ کیلیے تانیاوہاں سے چلی گئی جی بولیں ......

دراصل میرابیٹاارسلان اور سحرش بچپن میں ساتھ کھیل کر بڑے ہوئے ارسلان سحرش سے بہت محبت کرتا تھامیں نے اسکی خواہش جمال صاحب کے سامنے رکھی مگرانہوں نے بتایاکہ سحرش کسی اور کو پسند کرتی ہے جب یہ بات ارسلان کو معلوم ہوئی اس سے برداشت نہیں ہوا وہ ہر حال میں سحرش کو حاصل کرناچاہتا تھامیں نے اسے بہت سمجھایا مگروہ روکنے والا نہیں تھاایک رات اس نے بہت شراب پی رکھی تھی جمال صاحب کی فیمیلی کسی شادی میں شرکت کیلیئے گھر سے باہر تھی اس وقت سحرش گھر میں اکیلی تھی اور اس موقع کافائدہ ارسلان نے اٹھایا

انشراح کے آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے۔

اور میں نے اپنے بیٹے کی اس حرکت پر پردہ ڈالا میں نے سحرش کو منہ نہ کھولنے کی دھمکی دی اپنے بیٹے کو بچانے کیلیئے ہر ممکن کوشش کی پھر چندماہ بعد سحرش حادثے کاشکار ہوگئی اسکے موت کاالزام اسی لڑکی پر آگیااور میرا بیٹا بچ گیامگر ہم اللہ کی بے آواز لاٹھی سے کب تک بچتے سحرش کی موت کے بعدارسلان پاگل ہوگیااور اس

نے مینٹل اسائیلم میں خودکشی کرلی میں نے سوچا تمہیں یہ سب بتادو کیونکہ جمال صاحب اپنا بزنس وائنڈاپ کر کے دوبئ چلے گئے آج میں نے تمہیں اسپتال میں دیکھا مجھے امید نظر آئی میں اس راز کے بوجھ کو لئے مرنا نہیں چاہتی تھی ہو سکے تو تم مجھے معاف کر دینا سہرش بھی ہمیں معاف کر دیگی۔

انشراح کچھ بولے بغیر بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی اوپر آ گئی اسکے کانوں میں تابش کو کہے ہوئے الفاظ گونج رہے تھے تم ایک ذلیل گرے ہوئے اور گھٹیا انسان ہو.......نام مت لو میرا اپنی گندی زبان سے.......اب کیوں بھاگ رہے ہو سچ سنا نہیں جا رہا تم سے........قسمت کا لکھا کہہ اپنے گناہ نہیں چھپا سکتے.......انشراح کمرے میں آ گئی اور دروازہ بند کر کے وہی بیٹھ گئی اور رونے لگی یا اللہ......گناہ تو مجھ سے بھی ہوا ہے کسی کے کردار کو برا کہنا بھی تو گناہ ہے یا اللہ مجھے معاف کر دے وہ مسلسل رو رہی تھی تانیا کمرے میں آئی انشراح کو سنبھالا اور اسے سلا دیا جب اسکی آنکھ کھلی کافی رات ہو چکی تھی اس نے اس نے تابش کو فون لگایا پہلی ہی گھنٹی پر فون اٹھا لیا انشراح رو رہی تھی تابش اسکی سسکیوں کی آواز سن رہا تھا انشراح مجھے مارنے کا ارادہ ہے تمہارا ..؟؟؟۔

نہیں ....!!!!

تو رونا بند کرو اور بتاؤ کیا ہوا ہے۔

تکلیف ہو رہی ہے میری شرمندگی اور تنہائی مجھے اندر ہی اندر کھا رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

تکلیف تو مجھے بھی ہو رہی ہے انشراح میرے لئے یہ لمحہ بہت تکلیف دہ ہے میرے اندر سب کچھ ختم ہو رہا ہے پھر بھی میں مسکراتا ہوں ہنستا ہوں

تابش میری یہ تنہائی دور کر دو مجھے گھر آنا ہے

ابھی.......!!!!؟؟؟۔

ہاں......ابھی ....!!!

انشراح نے فون بند کر دیا تابش ساحل سمندر پر کھڑا تھا نہ جانے کتنی دیر سڑکوں پر گاڑی بھگا رہا تھا اپنے غم کا ازالہ کرنے کیلئے سمندر کے کنارے پر آگیا وہ گاڑی میں بیٹھ کر انشراح کی طرف جانے لگا اسے آج پہلی مرتبہ اپنے اندر خوشی محسوس ہو رہی تھی آج چھ سالوں بعد وہ دل سے مسکرا رہا تھا ابھی آدھا راستہ بھی پار نہیں ہوا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے فون کان پر لگایا جی مام ...!!

تابش تم.......تم جلدی سے اسپتال پہنچو انشراح کی طبیعت خراب ہو گئی ہے عالیہ نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تابش نے یوٹرن لیا اور اسپتال پہنچا کیا ہوا مام سب ٹھیک ہے.....؟؟!!! اسپتال میں بصیرت صاحب اور طاہرہ بیگم بھی موجود تھی کچھ ہی عرصہ بعد ڈاکٹر ایک ننھے سے وجود کیساتھ آپریشن تھیٹر سے نکلے مبارک ہو مسٹر آفندی آپ کے گھر اللہ کی رحمت آئی ہے لڑکی ہوئی ہے تابش نے اس ننھے سے وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا لائٹ کی روشنی کی وجہ سے وہ آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی تابش نے اپنا ہاتھ سے اسکے چہرے کیسامنے کیا اور اس ننھے وجود اپنے باپ کو دیکھا تابش کے ہونٹوں پر سے ایک سکینڈ کیلئے بھی مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی انشراح کیسی ہے عالیہ نے ڈاکٹر سے پوچھا جی وہ بالکل ٹھیک ہے انہیں روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ لوگ مل

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سکتے ہیں تابش نے اس ننھے وجود کو عالیہ کو دیا اور انشراح کے پاس گیا انشراح بیڈ پر بیٹھی تھی اسکا چہرہ دوسری جانب تھا تابش نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا انشراح تابش کی طرف متوجہ ہوئی وہ اس کے قریب کھڑا تھا تم نے آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی دی ہے تابش نے انشراح کی پیشانی چوم لی بصیرت صاحب طاہرہ بیگم اور عالیہ کمرے میں داخل ہوئے اور تابش میں کیا نام سوچا ہے اپنی بیٹی کا....؟؟؟؟ بصیرت صاحب اپنی گود میں موجود ننھی سی جان کو دیکھکر مخاطب ہوئے سہرش........!!!! تابش نے دھیمے لہجے میں کہا عالیہ حیرت سے تابش کو دیکھ رہی تھی جبکے انشراح کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

****

انشراح کو گھر واپس آئے کافی دن گزر گئے تھے انشراح اپنے کمرے میں داخل ہوئی تابش اپنی ننھی سی جان کو اپنی بانہوں میں اٹھائے کمرے میں ٹہل رہا تھا اسکے ہونٹوں سے ایک سکینڈ کیلیئے بھی مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی تابش.....!!

ہوں......!!!

مجھے بات کرنی ہے......ضروری...!!

تابش صوفے کے ایک جانب آکر بیٹھ گیا انشراح اسکے بائیں جانب بیٹھ گئی بولو.....!!اب وہ مکمل طور پر انشراح کی طرف متوجہ تھا۔

جب میں ماموں کی طرف تھی تو مجھ سے ملنے کیلیئے سہرش کی ماما آئی تھی انہوں نے بتایا ان کا بیٹا ارسلان سہرش سے محبت کرتا تھا اور شادی کرنا چاہتا تھا مگر جب اسے آپ کے بارے میں علم ہوا اس نے سہرش کے

ساتھ.........انشراح کی آنکھوں سے دو بوند آنسو نکل کر اسکی ہتھیلی پر گرے تابش نے ہلکا سا مسکرایا میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم نے مجھے آپ کہہ کر عزت دی........میں بھی تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

کیا...؟؟!انشراح نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

کالج میں جب میں نے تمہیں پہلی مرتبہ دیکھا تھا مجھے تم بہت اچھی لگی مگر تمہاری بے رخی کے سبب میں سحرش سے اٹریکٹ ہو گیا پھر اس رات سحرش کی موت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ تم میرے بارے کیا سوچتی ہو اس رات کے بعد میرے دل میں بے سکونی نے گھر کر لیا میں ہر جگہ تمہارا چہرہ تلاش کرنے لگا پھر اچانک چار سال بعد مام نے تمہارا ذکر کیا میں نے بہ حیثیت شریک حیات تمہارا کبھی تصور نہیں کیا مجھے لگا تم منع کر دو گی مگر تم میری زندگی میں شامل ہو گئی اور میری تلاش ختم ہو گئی اور آج......آج میری بے سکونی کو بھی سکون آ گیا......جو بات میں تم سے کئی سالوں پہلے سے کہنا چاہ رہا ہوں وہ آج کہہ رہا ہوں میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں اتنی شاید لفظوں میں بیان نہ ہو پائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انشراح تابش کو اپنی خوبصورت بڑی بڑی ہیزل آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی جب تابش نے انشراح کی طرف دیکھا اس نے نظریں نیچی کر لی

اوہ.....تو مسز انشراح تابش آفندی کو شرمانا بھی آتا ہے تابش نے اپنا بایاں ہاتھ انشراح کی کمر ڈالا اور اسے اپنی طرف کھیچا اور اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے انشراح نے شرماتے ہوئے تابش کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا انشراح تم مجھ سے محبت کرتی ہو......؟؟؟؟۔

محبت.......آپ میرے شریکِ حیات ہیں اور یہ رشتہ محبت سے کئی درجہ آگے کا ہے۔

وہ دونوں مسکراتے ہوئے اس ننھے سے وجود کو دیکھ رہے تھے وہ آج ہر اعتبار سے مکمل تھے

زندگی ختم تو نہیں ہوتی مگر ایک مقام پر لاکر مطمئن ضرور کر دیتی ہے اپنے رشتوں سے، اپنے حالات سے، اپنے احساسات سے اور اپنے مقدر سے ......

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

www.kitabnagri.com